www.novelsclubb.com
عہدِ جنون
arts
از قلم انیقہ شیخ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عہدِ جنون

از قلم

انیقہ شیخ

www.novelsclubb.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دسمبر کی سرد رات ہر سُو اپنی سرد پھیلائے ہوئے تھی، تنہائی رات بھی اپنا اندھیرا پن، ویرانیت اور تنہائی ہر طرف بکھیرے ہوئے تھی... سرد تنہائی رات میں ہر انسان اپنے خوابگاہ میں سکون کی نیند سویا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن....!! لیکن کیا ہر سویا انسان سکون کی نیند سویا تھا...؟ نہیں.....!! ہر سویا انسان اپنے اندر الگ جذبات لے کر سویا تھا.. کوئی سکون تو کوئی بے چینی، کوئی غم تو کوئی خوشی، کوئی مسکان تو کوئی انتہا کی اذیت خود میں سموئے ہوئے تھا۔

یہ رات بھی کتنی عجیب ہوتی ہے نا کسی کو سکون، چین اور بے فکری کی نیند سُلاتی ہے تو کسی کو پوری رات تڑپاتی ہے، رولاتی ہے اور پھر خود پیار سے تھپکی دے کر اپنے ساتھ سُلاتی ہے۔

جن کی رات آنکھوں میں کٹتی ہے"

کوئی اُن سے پوچھے

"کہ صبح ہونے میں کتنی صدیاں نکلتی ہے

اِسی تہائی ویرانی رات میں ایک وجود اپنے اُوپر کمفرٹر لیے نیند کی وادیوں میں گُم تھا..اُس کے چہرے کے تاثرات اُس کے کسی بُرے خواب میں ہونے کا اعلان کر

رہے تھے۔ہوا سے اُس کے کمرے کی کھڑکی پر لگے پردے زور زور سے ہل رہے تھے...سائڈ ٹیبل پر موجود نائٹ بلب کی ہلکی سی روشنی میں اُس کا خوف سے پیلا پڑتا چہرہ نمایاں تھا۔اچانک اُس نے نیند میں ہی کمفرٹر کو مٹھیوں میں سختی سے جکڑا۔۔ہونٹ کپکپائے تھے،پلکیں بہت تیزی سے ہلی تھی،ماتھے پر بل پڑے تھے۔

آہھہ...اللہ!جی نہیں۔۔"اِسی کیفیت میں ایک دم وہ چیختی ہوئی بیٹھی،تنفس بگڑ رہا تھا،دھڑکنیں بہت زور زور سے چل رہی تھی کھڑکی سے آتی زوردر ہوا سے اُس کے بال تیزی سے بکھرے۔جسم لرز رہا تھا۔۔خوف سے اُس نے پیر سمیٹے کمفرٹر کو زور سے مٹھیوں میں دبوچا۔

آہہہ نہیں... ”خواب کے زیرِ اثر اُسے بھیانک آوازیں اب بھی اپنے کانوں میں“ گونجتی محسوس ہو رہی تھی.. آوازوں کا گلہ گھونٹنے کے لیے اُس نے اپنے ہاتھ سختی سے کانوں پر جمائے اور آنکھیں میچی۔ دھڑکنیں مزید اپنا زور پکڑ چکی تھی.. دسمبر کی ٹھٹکتی ٹھنڈ میں بھی اُس کا جسم پسینہ سے شرابور تھا۔ آوازوں سے بچنے کے لیے وہ کپکپاتے ہاتھ سے کمفرٹر دور اُچھال کر بیڈ سے کھڑی ہوئی، بالوں کو مٹھی میں جکڑے اُس نے لمبی لمبی سانسیں لی لیکن دل تھا جو پھٹنے کو تھا۔

آنسو پلکوں کے بار پر اٹکے تھے وہ اُنھیں بہانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ اگر ایک بھی آنسو گرتا تو پھر اُس کا ضبط ٹوٹ جانا تھا، پھر اُس نے بکھر جانا تھا۔ بے بسی سے لب کچلتے کپکپاتے وجود کے ساتھ اُس نے اذیت سے نیم اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں وحشت سے چاروں طرف نظر گھومائی۔ کھڑکی سے ہوتی ہوئی اُس کی نظر جیسے ہی سٹڈی ٹیبل پر موجود اُس تصویر پر پڑی تو اُس کا بے ساختہ سانس اٹکا، ہاتھ فوراً دل

پڑ گیا،ایک ٹھیس اُٹھی تھی دل میں...وہ اذیت بھرے لمحے جیسے ہی آنکھیں کے پردے پر لہرائے اُس نے جھٹ سے اپنی آنکھیں میچی..آنکھوں میں جیسے لگا تھا کہ کانٹے چبھے ہوں۔

کھڑکی سے آتے زوردار ہوا کے جھونکے سے اُس کا سکتہ ٹوٹا بڑی مشکلوں سے اُس نے اپنی آنکھوں کو کھول کر دوبارہ اپنی نظروں کو اُس تصویر پر جمایا۔اور ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں وہ اُس تصویر کی جانب بڑھی لڑکھڑاتی ہوئی چال میں وہ چھوٹے چھوٹے قدم آگے لینے لگی۔دکھ،اذیت،بےبسی،ادھوراپن،ویرانیت کیا کچھ نہیں تھا اُس کی چال میں۔کھڑکی سے جھانکتا چاند اُس معصوم کی اذیت پر دُکھ سے مسکرایا تھا۔سٹڈی ٹیبل کے قریب پہنچ کر اُس نے سختی سے ہونٹ بھینچے،آنسو کا گولہ حلق میں اٹکا تھا اور وہ بےبسی سے ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر ڈھ سی گئی۔

www.novelsclubb.com

نظروں کا فوکس اُس تصویر پر تھا جس میں موجود ہنستی کے ساتھ گزرے حسین پل اُس کے سامنے ایک فلم کی طرح چل رہے تھے۔ گردن کی ابھرتی ہوئی نسیں اور آنکھوں میں گھولی سرخی اِس بات کا ثبوت تھی کہ اب وہ ضبط کی آخری حدوں پر ہے۔ بالآخر اُس نے ہمت کر کے اپنا کپکپاتا ہوا ہاتھ اُس تصویر کی طرف بڑھانا چاہا لیکن.. لیکن وہ ہاتھ آگے بڑھا نا سکی ہاتھ وہیں اُس کے پہلو میں گر گیا۔ کھڑکی سے ہوائیں اب بھی زور و شور و سے اُس کے بال اوڑھا رہی تھی.. اتنی شدید ٹھنڈ میں وہ بغیر کسی شال کے کھڑکی کے عین سامنے بیٹھے خود اذیتی کی انتہا پر تھی۔

www.novelsclubb.com

گیلی سانس اندر کھینچ کر اُس نے پھر کپکپاتا ہاتھ آگے بڑھایا اور اِس بار ہمت کر کے اُس تصویر کو ایک جھٹکے سے اپنے سامنے کیا اور بسسس یہی تک تھی اُس کی حد آیک آنسو جو کب سے پلکوں کے بار پر اٹکا تھا اُس کے گال پر پھسل کر اُس تصویر پر جا کر گرا اور پھر بس ایک موتی نہیں بلکہ بہت سے آنسو لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے

وہ جو کب سے بندھ باندھے ہوئے تھی اب سارے بندھن ٹوٹے تھے اُس نے ہچکی لیتے ہوئے اپنا ہاتھ پیار سے اُس تصویر پر پھیرا۔

کھڑکی سے جھانکتے چاند نے اُس ٹوٹی ہوئی بکھری ہوئی لڑکی کے آنسو دیکھ شکر ادا کیا تھا... کیونکہ اگر یہ آنسو باہر نا بہتے تو پھر یہ دل میں گرتے اور دل میں گر کر اُس معصوم کے دل کو کِرچی کِرچی کر دیتے۔ کیونکہ دل میں گرے ہوئے آنسو فقط آنسو نہیں ہوتے بلکہ خون کے آنسو ہوتے ہے جو انسان کے جسم سے سارا خون نچوڑ ڈھالتے ہے۔

www.novelsclubb.com

جن کی آنکھیں دریا نہیں بن پاتی"

"پھر اُن کے دل پتھر بن جاتے ہیں۔

مسلسل کافی وقت تک بھی آنسو بہانے کے بعد بھی اُسے سکون نہیں ملا تھا۔۔اُسے لگا تھا وہ بکھر جائے گی ٹوٹ جائے گی ختم ہو جائے گی۔اُس نے لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے کرسی کی بیک سے ٹیک لگائی۔لیکن...!لیکن اُسے بکھرنا تو نہیں تھا اُسے ابھی ٹوٹنا نہیں تھا...اُسے تو ابھی اپنا عہد پورا کرنا تھا جو اُس نے خود سے کیا تھا اور جو اب اُس کا جنون بن چکا تھا...تو وہ خود کو کیسے بکھرنے دے سکتی ہے نہیں اُسے نہیں بکھرنا تھا ابھی...خود سے کیا گیا عہد یاد کر کے وہ فوراً سیدھی ہوئی اور جلدی سے اُس تصویر کو دوبارہ اُس کی جگہ پر رکھے فوراً کھڑی ہو گئی۔

ہاں مجھ۔۔ے نہیں بکھرنا مجھے پتا ہے مجھے کیا کرنا ہے۔''خود سے کہتے ہوئے وہ'' اُس تصویر پر ہی نظر جمائے اُلٹے قدم واشروم کی طرف لینے لگی۔۔آہہہ کتنی

www.novelsclubb.com

اذیت ہوتی تھی اُسے وہ جب جب اُس تصویر کو دیکھتی تھی زندگی کا بھیانک دن اُس کی نظروں کے سامنے گھومنے لگتا تھا۔

خود کو ٹوٹنے سے بکھرنے سے بچانا تھا تو اُس کا تو صرف ایک ہی حل ہے نا کہ خود کو اپنے اللہ کے سامنے پیش کیا جائے۔ کیونکہ وہیں تو ہے جو ہمیں ٹوٹنے سے بکھرنے سے بچاتا ہے وہ تو بہت پیار سے ہمیں سمیٹتا ہے.. اگر ہم اذیت کی آخری انتہا پر بھی اُس کے سامنے جائے نا تو وہ ہمارے دل میں اتنا سکون ڈھال دیتا ہے کہ ہمیں محسوس ہی نہیں ہوتا کہ کچھ وقت پہلے ہم کس اذیت میں مبتلا ہو کر اپنے اللہ کے سامنے آئے تھے۔ ارے ہمارے اللہ پاک تو ہمیں ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتے ہے تو وہ کیسے ہمیں اذیت میں دیکھ سکتے ہے.. بیشک اللہ کے ذکر میں ہی دلوں کا سکون ہے...۔

www.novelsclubb.com

تو بس اب اُسے بھی اپنے اللہ کے سامنے پیش ہونا تھا،اپنے اللہ سے سکون مانگنا تھا،خود کو ٹوٹنے بکھرنے سے بچانا تھا۔اور صرف اپنے اللہ سے مدد مانگنی تھی۔

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ باہر آئی وضو کا پانی چہرے سے ٹپکتا ہوا اُس کی شرٹ میں جزب ہو رہا تھا۔بغیر اُس تصویر پر ایک نظر بھی ڈھالے وہ فوراً آگے بڑھی،اپنی نماز کی شال کو اپنے سر پر اوڑھے جائے نماز بیچھائی اور دل کو سنبھالتے ہوئے اپنے اللہ کے سامنے پیش ہونے کے لیے تہجد کی نیت باندھی۔

وہ اِس وقت اپنے اللہ کے سامنے سر جھکائے تھی جب تمام انسان اتنی خطرناک ٹھنڈ میں اپنے بستر پر نیم دراز تھے بس چند ہی ایسے خوش قسمت لوگ تھے جو اِس وقت بھی اپنے اللہ کے سامنے حاضر ہوئے تھے جِس وقت اللہ اپنے بندوں سے

بے حد قریب ہوتا ہے اُن ہی میں سے ایک خوش قسمت وہ بھی تھی جو سکون حاصل کرنے اپنے اللہ کے پاس آئی تھی۔۔

دوسری رکعت میں ہی اُس کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگی، پلکیں جھپک کر اُس نے آنسوؤں کو بہنے سے روکا اور رکوع کے لیے جُھکی، خود کو بامشکل سنبھالتے ہوئے وہ کھڑی ہوئی اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں گئی سر سجدے میں رکھتے ہی آنسوؤں کو بہنے کا جیسے رستہ مل گیا ہو کہ پلکوں سے ہوتے ہوئے سارے جائے نماز میں جزب ہو گئے۔ آنکھوں کو بے حد سختی سے بھینچے اُس نے باقی کی نماز پوری کی اور سلام پھیرا۔ سلام پھیرتے ساتھ ہی وہ ایک منٹ بھی ذائع کیے بغیر ایک سِسکی کے ساتھ سجدے میں جا گری۔

"بچا۔۔ھے مج۔۔ھے مج۔۔اللہ جی۔۔ہا اللہ جی۔۔آر۔۔نس نہیں۔۔ھے سا۔۔مج۔۔۔اللہ جی
لے اللہ جی۔۔" خاموشی میں ڈوبے اندھیرے کمرے میں اُس کی ہلکی سی کپکپاتی
آواز گونجی۔۔ہوا کا زور آج کچھ زیادہ ہی تیز تھا سرد ہوائیں زور و شور و سے پردوں کو
ہلا رہی تھی۔

"میں...میں جا۔۔نتی ہو اللہ جی آپ....آپ کی چیز۔۔چیز تھی آپ...آپ نے
لے لی۔۔بسسس آپ بہت۔۔۔بہت سا۔۔راصبر مجھ میں اُنڈ۔۔یل دے۔۔اللہ
وہ بھیانک دن جب جب میرے خواب میں آتا ہے میری اذیت بڑھا جاتا ہے اور
اللہ میں اُس وقت بہت ڈر جاتی ہوں۔۔مجھے خوف آتا ہے کہ کوئی شکوہ میری زبان
سے نا نکل جائے۔"

ہچکیوں سے روتے ہوئے وہ سر سجدے میں ہی رکھے اپنے اللہ سے باتیں کرتے ہوئے اِس دنیا و جہاں سے بیگانہ تھی۔ کھڑکی سے جھانکتا چاند اُس لڑکی کا ہچکی اور سِسکی لیتا وجود دیکھ آنکھیں میچے بادلوں کے آوٹ میں چُھپا تھا۔

سجدے میں سر کو جُھکائے"

اُس رات خوب روئے ہم

حالِ دل رب کو سُناتے

اُس رات خوب روئے ہم

تکلیف کے وہ لمحات رب کو بتاتے

اُس رات خوب روئے ہم

www.novelsclubb.com

شدتِ غم سے اشک بہاتے

اُس رات خوب روئے ہم

خود کو اپنے رب کے قریب پاتے

✨🦋اُس رات خوب روئے ہم"

وہ دنیا کے سامنے چٹانوں جیسی مضبوط دیکھنے والی لڑکی صرف اپنے اللہ کے آگے ہی ٹوٹتی تھی، اپنے اللہ کے آگے ہی بکھرتی تھی، اپنے اللہ کے آگے ہی اپنا دل کھولتی تھی اور اُس کا اللہ اُسے بڑے پیار سے سمیٹتا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے بسس صبر دے دے اللہ جی.. ایسا صبر کہ میں ٹوٹ کر بکھروں نا.. مجھے مضبوط بنادے اللہ جی حد درجہ مضبوط"

شدت سے روتے ہوئے جھٹکے کھاتے وجود کے ساتھ وہ تکلیف کی آخری حدوں پر تھی اپنے اللہ سے صبر مانگ رہی تھی اور بس پھر اللہ تو اپنے بندوں کو برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا تو پھر اُس معصوم کو کیسے بکھرنے دیتا۔اچانک ٹھٹھکتی ٹھنڈ میں اُسے اپنے اِرد گرد قرآن پاک کی آیتیں گونجتی ہوئی محسوس ہوئی،اُسے یوں لگا جیسے کوئی بہت خوبصورت آواز میں قرآنی آیتیں اُسے سُنا رہا ہو۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ۔ •

ترجمہ:(جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے اُسے تمھارا رب بخوبی جانتا ہے)۔

(الاسرا:25)

اِنَّ رَبِّی قَرِیُبٌ مُّجِیُبٌ

ترجمہ؛(یقین رکھو کہ میرا رب (تم سے)قریب بھی ہے،دعائیں قبول کرنے والا بھی)۔

(ھود:61)۔

www.novelsclubb.com

ترجمہ؛(کہہ دو میرے اُن بندوں سے جو ہار گئے ہے میں کسی بھی جان کو اُس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا)

(سورۃالبقرہ:286)۔

قرآن پاک میں موجود صبر کی آیتیں محسوس کرے اُس کی سِسکی ایک دم رُکی مدھم ہوتی سانسوں کے ساتھ اُس نے آہستہ آہستہ سجدے سے سر اُٹھایا۔ایک سکون سا اُترتا محسوس ہوا تھا اُسے دل میں جیسے کسی نے ایک دم دل سے ساری تکلیفیں ختم کر کے سکون بھرا ہو۔ تیز ہوا کے جھونکے سے اُس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھیں بند کی جیسے آیتوں کو مزید سُننا چاہتی ہو۔

مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَاقَلٰی۔

ترجمہ:(آپ کے رب نے آپ کو نا چھوڑا ہے،اور نا وہ ناراض ہوا ہے)۔

(الضحیٰ:3)۔

www.novelsclubb.com

وَاللہُ معَکُم ۔

ترجمہ؛(اور اللہ تمھارے ساتھ ہے)۔

(محمد:35)۔

ہلکی سی مسکراہٹ کی جگہ ایک جاندار مسکراہٹ نے لی تھی۔یہ احساس ہی کتنا خوبصورت تھا کہ اُس کا اللہ اُس کے ساتھ ہے،اُس کے اللہ نے اُسے اکیلا نہیں چھوڑا ہے۔اب جب اللہ ساتھ ہے تو پھر کوئی بھی مشکل، مشکل نہیں ہے اُس کے لیے..اُس کے اللہ نے اُسے مزید مضبوط بنا ڈھالا تھا۔تشکر سے بند آنکھوں سے مسکراہٹ کے ساتھ ایک شکر بھرا آنسو آنکھ سے بہا تھا۔

بادلوں میں چھپے چاند نے ہلکا سا بادلوں کے اوٹ سے ڈرتے ڈرتے کھڑکی میں جھانکا اور سامنے اُسے مسکراتا دیکھ فوراً خوشی سے جھومتے ہوئے بادلوں کے اوٹ سے باہر نکلا۔ چاند کے نکلتے ہی اُس کی روشنی کے حالے میں اُس کا سکون سے مسکراتا ہوا چہرہ نمایاں تھا اور وہ اِسی طرح مسکراتے ہوئے سجدہ شکر کرنے سجدے میں جا گری۔

(ماضی)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسلام آباد میں موجود ایک مشہور گرلز کالج کے کمرہ امتحان میں جہاں ہر طالبِ علم فل ٹینشن میں اپنے پیپر پر نظر جمائے اپنے پورے سال کی محنت کا ثبوت دے رہا تھا، خاموشی کا راج ہر سُو پھیلا ہوا تھا وہیں یہ سکون وہاں موجود ڈیوٹی دیتی ٹیچر کر راز نا آیا تھا۔ کچھ دیر پہلے بھی وہ بنا وجہ وہاں موجود دو تین لڑکیوں پر چیٹنگ کا الزام لگا کر اُنھیں زلیل کر چکی تھی اور اب بھی وہ اِسی تاک میں تھی کہ اب کس لڑکی کو زلیل کیا جائے پتا نہیں اُس ٹیچر کو سکون راز کیوں نہیں تھا شاید دوسروں کو زلیل کرنا اُن کا مشغلہ تھا۔ لیکن اب جو لڑکی اُن کی نظر میں آئی تھی اگر اُسے زلیل کرنے سے پہلے وہ جان لیتی کہ پھر اُن کے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو وہ یہ جرأت کبھی نا کرتی۔

"اوہ ہیلو مسئلہ کیا ہے تمھارے ساتھ کب سے دیکھ رہی ہو میں تمھیں پیچھے موڑ رہی ہو بار بار..اب اگر موڑی ناتو پھر دیکھنا تم میں کیا کرتی ہو.." ٹیچر کی کڑکتی آواز پر پوری کلاس پیپر چھوڑے اُنھیں دیکھنے لگی جو سامنے ایک لڑکی کو گھور رہی تھی۔

ٹیچر کی نظروں کے تعاقب میں سب نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں ایک لڑکی حیرت سے منہ کھولے ٹیچر کو دیکھ رہی تھی۔سوائے ایک لڑکی کہ جو خونخوار نظروں سے ٹیچر کو گھور رہی تھی۔ایک ہمدردی بھری نظر سب اُس حیرت زدہ لڑکی پر ڈھال کر اپنے پیپر کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"تمھیں سمجھ نہیں آئی تھی میری بات بیوقوف لڑکی پھر پیچھے موڑی تم.." تھوڑی دیر خاموشی کے بعد وہیں ٹیچر پھر زور سے چلائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور صرف چلائی ہی نہیں بلکہ بورڈ کے پاس رکھا ڈسٹر اُٹھا کر اُس لڑکی کی طرف اُچھالا لیکن اِس سے پہلے کہ وہ اُسے لگتا ایک لڑکی نے دو ڈیکس کا فاصلہ طے کرتے ہوئے ڈسٹر پکڑ کر پوری قوت سے نیچے پھینکا۔ یہ وہیں لڑکی تھی جو کب سے ٹیچر کو ضبط سے گھورے جا رہی تھی۔ پوری کلاس ٹیچر کے اِس شدید ردِ عمل پر اپنی سیٹس سے کھڑی ہو گئی۔ ٹیچر سمیت پوری کلاس کی نظریں اُن دو لڑکیوں پر تھی جن میں سے ایک تو رونے کی تیاریوں میں تھی جبکہ دوسری بے حد غصے میں نیچے گرے ڈسٹر کو گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نو کچھ مت کرنا پلز جانے دو.." اپنا ہاتھ پکڑ کر خود کو لے جاتے دیکھ وہ رونا بھولائے اُسے روکتے ہوئے بولی لیکن سامنے والی پر تو جنون سوار تھا بغیر اُس کی سُنے وہ اُسے ہاتھ پکڑ کر ٹیچر کے سامنے لے آئی۔

”دماغ خراب ہے کیا آپ کا..؟ یہ کیا حرکت کی ہے آپ نے اگر وہ ڈسٹر اِسے لگ جاتا تو پتا ہے کیا ہوتا۔“ ٹیچر کے بلکل سامنے کھڑے ہوئے وہ اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈھال کر بولی نہیں دھاڑی تھی۔

”اوہ ہیلو تمیز سے بات کرو پتا بھی ہے کس سے بات کر رہی ہو تم..اور میں نے دو بار اِسے منع کیا تھا کہ چیٹنگ مت کرو یہ نہیں مانی اِس لیے مجھے مارنا پڑا اور نہ اگر کوئی اور دیکھ لیتا تو اِسی کے لیے مسئلہ ہوتا۔“ ٹیچر رَمل کی طرف اِشارہ کیے ماتھے پر بل ڈھالے زور سے بولی۔

"کون سی چیٹنگ اور کیسی چیٹنگ یہاں موجود سب کو معلوم ہے کہ آپ کب سے سب پر بے بنیاد الزام لگا رہی ہے ہم سب چُپ ہے صرف اِس لیے کہ ہم یہاں پیپر دینے آئے ہے لیکن آپ کو عزت راز نہیں ہے.."وہ پھر دوبدو پوری کلاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو ٹیچر گڑبڑائی تھی۔

"چُپ کر جا میری ماں تیرا پیپر پہلے اِس کے ہاتھ میں جائے گا کچھ بھی کر ڈھالے گی یہ.."پریشانی سے رمل اُس کے کان میں بڑبڑائی لیکن اُس پر کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ اُلٹا اپنی ڈرپوک دوست کو ہی موڑ کر آنکھیں دکھائی۔

"میں نے کوئی جھوٹے الزام نہیں لگائے سمجھی اور یہ کس ٹون میں تم مجھ سے بات کر رہی ہو بھولو مت تمھارا پیپر پہلے میرے پاس آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

اپنی ہی کہی بات ٹیچر کے منہ سے سُن رمل مزید گھبرائی۔گھبراتے ہوئے اُس نے اُس ڈھیٹ کو دیکھا اُسے پھر سے منہ کھولتا دیکھا رمل نے اُس کا ہاتھ دبوچ کر اُسے چُپ رہنے کا کہا۔لیکن سامنے موجود لڑکی بات مان لے ایسا ہو ہی نا جائے۔وہ پھر آنکھوں میں مرچے لیے ٹیچر کی طرف متوجہ ہوئی

"ہاہاہاہاہاہا یہ دھمکیاں بہت پُرانی ہو چکی ہے ٹیچر جی آپ بھلے فیل بھی کر دو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا... لیکنن بسس آپ اپنی خیر منائے کیونکہ میں اب آپ کو اِس کالج سے نکلوائے بغیر سکون سے نہیں بیٹھو گی۔"شیطانی مسکراہٹ لیے زرا سا ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے وہ ٹیچر کو آگ ہی لگا گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم نکالو گی مجھے اِس کالج سے... تم۔ بہت بکواس کرلی تم نے اپنی حد میں رہو لڑکی۔" ٹیچر نے مضبوط لہجے میں بولنے کی کوشش تو کی تھی لیکن اُن کی زبان واضح لڑکھڑائی۔

"مارک مائے ورڈز...!۔" ٹیبل پر ہی جُھکے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے اُس نے اپنی آنکھیں ٹیچر کی آنکھوں میں گاڑھی۔

"رمل کے معاملے میں نوال اسفند بیگ ہر حد سے گزر جائے ہے۔" ٹیبل پر ہاتھ مارنے سے ٹیچر بُدک کر پیچھے ہوئی نوال کے طیور اور آنکھیں دیکھ اُنھوں نے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیری۔

"اچھا سوری غلطی میری تھی اب جاؤ سب جگہ..." اپنا ڈر چھپاتے ہوئے وہ نرمی سے بولنے لگی تھی لیکن نوال اُنھیں بیچ میں ہی ٹوک گئی۔ لیکن اُس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے دو سینئیر ٹیچرز اور کالج کی میڈم غصے سے کلاس میں داخل ہوئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے کلاس.. مِس سحر یہ پیپر چل رہا ہے نا کلاس میں تو یہ سب کیا تماشہ لگا ہوا ہے..؟" میڈم نے غصے سے پوری کلاس میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا جہاں پوری کلاس اپنا پیپر چھوڑے کھڑی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سوری ٹو سے میڈم بٹ آپ کے کالج میں شاید ایماندار ٹیچرز کی کمی ہے.. مجھے نہیں لگتا کہ ایک سٹوڈنٹ پر تشدد کرنا کسی بھی بیسٹ کالج میں الاؤ ہو گا..." سحر نامی ٹیچر پر ہی نظر جمائے وہ اپنے ہاتھ پیچھے کمر پر باندھے میڈم سے بولی۔

مِس سحر کا تو سہی معنوں میں خون خشک ہوا تھا۔ڈرتے ڈرتے انھوں نے اپنی سینئر ٹیچرز کو دیکھا جو نا سمجھی سے نوال کو دیکھ رہی تھی۔پوری کلاس ابھی بھی اپنا پیپر چھوڑے سامنے متوجہ تھی،رمل کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنی عزیز جان دوست کے منہ پر ٹیپ لگا دے وہ سختی سے نوال کا بازو پکڑے بار بار اُسے چُپ رہنے کا اِشارہ کر رہی تھی۔لیکن وہ تو تحمل سے ٹیچر کو گھورے جا رہی تھی۔

"کیا ہو رہا ہے یہ سب..بیٹا آپ کا نام نوال ہے نا بتائے ہمیں کوئی مسئلہ ہوا ہے کیا اور کون سا تشدد کیا مِس سحر نے۔"

نوال کو مسلسل ٹیچر کو گھورتا دیکھ ایک دوسری ٹیچر نے اُسے متوجہ کیا۔لیکن اُس کے پھر منہ کھولنے سے پہلے رمل نے فوراً اُس کے پیر پر پیر مارا اور خود میڈم کی طرف متوجہ ہوئی۔

"کچھ نہیں میم بس مِس سحر نے غلطی سے مجھ پر ڈسٹر پھینک دیا تھا اور وہ اُس کے لیے سوری کر چکی ہے۔نوال غصے میں ہے اِس لیے بولی جارہی ہے"۔اُس کے چُپ ہونے کی دیر تھی نوال جھٹکے سے اُس کی طرف موڑی اور اُسے گھورنے لگی جو آنکھوں سے اُسے چُپ رہنے کا کہہ رہی تھی۔

"واٹ غلطی سے بھی ڈسٹر کیسے پھینک سکتی ہے آپ مِس سحر...؟ کیا آپ بھول چکی ہے کہ کالج میں یہ سب الاؤ نہیں ہے...؟ آپ کو پتا بھی ہے کہ ڈسٹر بچی کو چوٹ لگا سکتا تھا آپ یہ غلطی کر بھی کیسے سکتی ہے.."میڈم تو پھٹ ہی پڑی تھی ٹیچر پر۔

"صرف یہی نہیں بلکہ یہ ٹیچر کب سے کسی نا کسی لڑکی پر چیٹنگ کے جھوٹے الزام لگا رہی ہے۔۔ یہاں سب جانتے ہے کہ کسی نے بھی ایک لفظ چیٹنگ نہیں کی... بلکہ مِس سحر خود فرسٹ بینچ پر بیٹھی لڑکی کو چیٹنگ کروا رہی ہے"

میڈم کے غصے سے نوال کو حوصلہ ملا اور وہ مزید اُس ٹیچر کی پول پٹیا کھول چکی تھی۔ اور وہ اِس انداز سے بول رہی تھی کہ کوئی بھی بغیر تحقیقات کے اُس کی باتوں پر یقین کر جائے۔

"مِس سحر یہ کیا سُن رہی ہو میں آپ ایسی گھٹیا حرکت کیسے کر سکتی ہے...؟ کیا آپ کو پتا نہیں کہ یہ ہمارے رولز کہ خلاف ہے...! ہمارے سب سٹوڈنٹس برابر ہوتے ہے ہمارے لیے۔" ٹیچر کے بلکل سامنے کھڑے ہو کر میڈم زور سے چیخی بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک تھپڑ اُس ٹیچر کے منہ پر دے مارے۔

”میم یہ جھوٹ بول رہی ہے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا.. بلکہ یہ اِس لڑکی کو بچا رہی ہے کیونکہ میں اِسے چیٹنگ کرتے ہوئے پکڑ چُکی ہو۔“۔ تھوک نگلتے ہوئے اُنھوں نے نوال اور رمل کی طرف اشارہ کرکے کچھ بولنا چاہا لیکن میڈم پھر ہاتھ اُٹھائے اُنہیں روک گئ۔

”شیٹ اپ... جسٹ شیٹ اپ میں جانتی ہو آپ کو اِس سے پہلے بھی آپ کی شکایات مجھے مل چُکی ہے لیکن میں خاموش تھی مگر اب بسسس.. آپ جا سکتی ہے یہاں سے ہمارے کالج میں آپ کی کوئی ضرورت نہیں ہے شکریہ“ سختی سے گیٹ کی طرف اشارہ کیے وہ انھیں نکل جانے کا کہہ رہی تھی۔

”میمم لیکن“

''میں نے کہا آپ جا سکتی ہے مِس سحر''اُن کے منمنانے پر وہ پھر سختی سے ہاتھ اُٹھائے رُخ موڑ گئی۔ مطلب صاف تھا کہ اب وہ مزید اُن سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی۔

اُنھوں نے بے بسی سے مدد طلب نظروں سے ساتھ کھڑی ٹیچرز کو دیکھا جو فوراً تاسف سے اُنھیں دیکھتے ہوئے نظر موڑ گئی۔ یہاں بھی اپنا کام نا نکلتا دیکھ اُنھوں نے مُٹھیاں بھینچے نوال کو گھورا جو فل کالج یونیفارم میں بالوں کو اونچی پونی میں قید کیے نہایت اطمینان سے کمر پر ہاتھ باندھے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ اُنھیں ہی دیکھ رہی تھی۔اُسے خطرناک نظروں سے گھورتے ہوئے وہ پیر پٹک کر واک آوٹ کر گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"رمل بچے میں معزرت خواہ ہو آپ سے مِس سحر کی حرکت پر۔"مِس سحر کے جانے پر جو خاموشی چھائی تھی اُسے میڈم کی مضبوط آواز نے توڑا۔

"نہیں میم اس کی ضرورت نہیں بلکہ میری ریکوئسٹ ہے کہ آپ مِس سحر کو نا نکالے اتنی سی بات پر۔"اُس کا بس بولنا تھا نوال نے اُسے پھر ایسے گھورا جیسے کچا چبا جانا ہو۔

"نہیں بچے یہ اتنی سی بات نہیں ہے۔۔یہ اُن کی سزا ہے رولز کے خلاف جانے کی۔"وہ رمل کے سر پر ہاتھ رکھتی ہوئی کلاس کی طرف متوجہ ہوئی جہاں سب پیپر چھوڑے کھڑی تھی۔

"کلاس میں آپ سب سے بھی مِس سحر کی طرف سے سوری کرتی ہو..اب آپ لوگ اپنا پیپر کر سکتے ہیں۔اور چونکہ آپ لوگوں کا ٹائم ویسٹ ہوا ہے تو آپ لوگوں کو آدھا گھنٹہ مزید دیا جائے گا پیپر کے لیے..مِس ردا آپ کی کلاس میں ڈیوٹی دے گی اب سو آپ کو کوئی پرابلم نہیں ہوگی۔بیسٹ اوف لکِ گرلز" شائستگی سے کہتے ہوئے وہ ساتھ کھڑی ٹیچر کی طرف اشارہ کیے باہر نکل گئ۔

"اوکے گرلز ناؤ آگین سٹارٹ یور لاسٹ پیپر..اینڈ نوال لڑکی اِمپریس کر دیا آپ نے تو مجھے ویری گوڈ ظلم ایک حد تک برداشت کیا جاتا ہے پھر آواز اُٹھانی ضروری ہوتی ہے"مِس ردا کی تعریف پر وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دل پر ہاتھ رکھے ہلکا سا جُھکی تھی اور پھر ہلکی سی گردن موڑ کر رَمل کو آنکھ مارے سیٹ کی طرف چل دی۔

--.

(حال)

رات ڈھل چکی تھی اور صبح اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی۔ سرد رات کے بعد صبح اسلام آباد کا موسم کافی خوشگوار تھا ہلکی ہلکی پھوار تر و تازہ صبح کو مزید نکھار رہی تھی۔ چرند و پرند کی چہچہاہٹ خاموش فضا میں ایک سکون بھری راحت پیدا کر رہی تھی۔ چڑیا اللہ پاک کی حمد و ثنا پڑھتے ہوئے آزادی سے آسمانوں پر بکھری ہوئی تھی۔ اللہ پاک کے فرشتے اللہ پاک کی مخلوق کا رزق لیے روحِ زمین پر

پھیل چکے تھے۔ بارش کے ننھے ننھے قطرے اسلام آباد کی سڑک پر گرتے ہوئے اُسے مزید دلکش بنا رہے تھے۔اِس دلفریب ماحول میں ایک گھر سے قرآنِ کریم کی تلاوت کی آواز ماحول کو اور بابرکت بنا رہی تھی۔قرآنِ پاک کے دل سورۃ یاسین کی تلاوت باترجمہ واللہ دل موہ لینے والا ماحول۔

NC
www.novelsclubb.com

دفعتاً ایک بلیک کار گیلی سڑک پر تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے اُسی گھر کے باہر رُکی۔ٹائر کے چرچراہٹ نے خاموش فضا میں ایک ارتعاش پیدا کیا۔کار کی رفتار اور بریک لگانے کے انداز سے یہ اندازہ لگانا مشکل نا تھا کہ کار چلاتے وجود کو اپنی منزل تک پہنچنے کی بے حد جلدی تھی۔بے صبری سے کار کا دروازہ کھولے خاکی رنگ کے یونیفارم میں پاکستان کا ایک جانباز فوجی باہر نکلا۔اسلام آباد کی یک ٹھنڈی سرد ہواؤں نے اُس کے بال بے ترتیب کرتے ہوئے اُس کا استقبال کیا۔سیاہ گھڑی میں مقید سیدھا ہاتھ کار کے کُھلے دروازے پر جمائیں اُس کی نظر سیدھا آسمان کی

جانب اُٹھی۔ چہرہ اُوپر کرتے ہی بارش کے قطرے فوراً اُس کے چہرے پر گرے
اُسے مسکرانے پر مجبور کر گئے۔

یونیفارم پر موجود "میجر سنان مرتضیٰ" نام کی نیم پلیٹ اُس کی کالی گہری کانچ سے
آنکھوں کی طرح چمک رہی تھی۔ کار کا دروازہ دوبارہ بند کیے اُس نے اپنا بھاری
فوجی بوٹوں میں مقید پیر آگے بڑھایا۔ بارش کے قطرے اُس کے یونیفارم پر ٹپک
رہے تھے سامنے اپنے گھر پر نظر جمائے اس نے لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور ہلکی
سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے فوجی کٹ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گھر کی
طرف قدم بڑھائے۔

کلک کی آواز سے گھر کا دروازہ کھلا اور بند ہوا جبکہ آواز سے تلاوت کرتی آواز میں
ہلکی سی لرزش پیدا ہوئی۔ گھر میں قدم رکھتے ہی تلاوت قرآن کی آواز پر اُس نے

مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی ایک سکون سا اپنے اندر اترتا محسوس ہوا تھا اُسے۔ جاندار مسکراہٹ کے ساتھ بڑے سے لاؤنج سے گزرتے ہوئے اُس کے قدم اُس کمرے کی طرف اُٹھ رہے تھے جہاں سے تلاوتِ قرآن کی آواز آ رہی تھی۔ اِس آواز کو تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔ کمرے کے باہر قدم روکے اُس نے سامنے دیکھا جہاں وہ ہستی شال کو اپنے گرد لپیٹے جائے نماز پر بیٹھی تلاوتِ قران میں مشغول تھی۔ وہ کچھ پل وہیں کھڑے اُس آواز کو محسوس کرنے لگا پھر پیروں کے بوٹ سے آزاد کرتا ہوا قدم قدم چلتے اُس ہستی تک پہنچا۔ اُس کے قریب پہنچنے پر اُس ہستی کے لبوں نے ہلکی سی مسکراہٹ کو چھوا۔ تلاوت اب بھی جا رہی تھی وہ خاموشی سے سر جھکائے اُس ہستی کے کندھے پر سر ٹکائیں آنکھیں موند گیا۔ بارش نے ہلکا سا زور پکڑا تھا رم جھم اب تھوڑی تیز رفتار سے برسنے لگی تھی۔

تلاوت مکمل کرکے اُس ہستی نے اپنے سامنے ریل پر موجود قرآنِ پاک کو ہاتھوں سے چومتے ہوئے بند کیا اور ایک جاندار مسکراہٹ کے ساتھ بے صبری سے اپنے کندھے پر سر رکھے اپنے شہزادے کے بالوں میں ہاتھ پھیرا اتنے دنوں بعد اپنی ماں کا لمس محسوس کیے وہ فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا اور اُن کے ہاتھوں کو نرمی سے چومتے ہوئے اپنی آنکھوں سے لگایا۔

"اسلام علیکم ماں کیسی ہیں آپ" ہلکی آواز میں مسکراتے ہوئے اُس نے اپنی ماں کو دیکھا جو آنکھوں میں نمی لیے اُس کے سر پر بندھی سفید پٹی کو دیکھ رہی تھی جس پر ہلکا ہلکا خون بھی نمایاں تھا۔

"وعلیکم السلام..! تم..، تم نے تو کہا تھا کہ تم بالکل ٹھیک ہو..کچھ نہیں ہوا تمہیں تو پھر یہ کیا ہے؟ یہ کیسی لگی؟ زیادہ درد تو نہیں ہو رہا نا میرے بچے..؟ پریشانی سے وہ

کبھی اُس کے سر پر بندی پٹی تو کبھی ہاتھوں کو چوم رہی تھی۔ماں تھی کیسے اپنے بچے پر ہلکی سی تکلیف بھی برداشت کر سکتی تھی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں ماں.. دیکھیے آپ کے سامنے بالکل صحیح سلامت ہوں" نرمی سے اُنہیں اپنے ساتھ لگائے اُس نے اُن کا ماتھا چوما بارش کی ٹپ ٹپ کرتی بوندے اور چڑیوں کے چہچاہٹ ایک الگ قسم کا سکون پیدا کر رہی تھی۔

"کہاں ٹھیک ہو..؟ یہ زخم کیسے لگا بتاؤ مجھے اور درد تو نہیں ہو رہا نا" اُس کا حصار توڑے وہ پھر سے اُس کے سر پر بندی پٹی کو ہاتھ لگا لگا کر اس کا معائنہ کرنے لگی۔آنکھوں میں نمی تیزی سے گھولی تھی وہ اُن کی فکر پر مسکرایا اور اُن کا ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھ میں لیا۔

"ماں ریلیکس.. یہ ایک چھوٹا سا زخم ہے اتنے سے پر آپ یوں ری ایکٹ نہیں کر سکتی.. آپ کو تو مضبوط بننا ہے حد درجہ مضبوط..!! آپ تو ایک فوجی کی ماں ہیں آپ اس قدر کمزور نہیں ہو سکتی..!"۔

اُن کی آنکھوں میں نرمی سے دیکھتے ہوئے وہ ایک سادہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا لیکن سامنے اُس کی ماں کا دل اُس کی باتوں میں چھپی گہرائی کو سمجھ کر کٹ کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں.. نہیں ہوں میں اتنی مضبوط میں پہلے ہی تمہارے باپ کو کھو چکی ہوں اب تمہیں نہیں.. نہیں میرا دل دھڑکتا رہتا ہے جب جب تم باہر رہتے ہو میں اب

تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی صرف اپنے پاس رکھوں گی بس اب تم کہیں نہیں جاؤ گے.."اُس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامے وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولی بارش کی بوندوں کی طرح اُن کے آنسو بھی پانی کی طرح بہہ رہے تھے۔

"ماں ماں بات سنے میری ادھر دیکھیں میری طرف"اُن کے سامنے دوزانو بیٹھے اُس نے اُن کے چہرے سے آنسو کو صاف کرنا چاہا جو بار بار بہہ رہے تھے جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آہ ماں ایسے نہیں روئے یار اچھا..ادھر دیکھیں میری بات سنیں۔"بڑی مشکل سے خود کو سنبھال کر سرخ ہوتی آنکھوں سے اُس نے اپنی ماں کا جھکا سر اُٹھایا اور ان کے گرد حصار باندھ کر اُنہیں اپنے سینے سے لگایا۔

”اب ایک بات بتائیں میں جب جب مشن پر جاتا ہوں آپ مجھے کیا کہہ کر رخصت کرتی ہیں..؟“”فی امان اللہ“نا؟مطلب اللہ کے امان میں نا؟“

اُن کو ریلیکس ہوتا دیکھ وہ اُن کے سر پر نرمی سے ہاتھ پھیرتا ہوا بولا تو اُنہوں نے فوراً سر کو ہلکی سی جمش دی اُن کی گردن فوراہاں میں ہلتی دیکھ اُس نے بھی مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلایا اور پھر گویا ہوا۔

”تو جب آپ مجھے اللہ کی حفاظت میں بھیج رہی ہیں تو پھر یہ بے چینی کیسی؟آپ کو تو پر سکون ہونا چاہیے نا کیونکہ آپ تو اپنے بچے کو اُس اللہ کے امان میں بھیج رہی ہیں جو 70 ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ہے جو بہترین حفاظت کرنے والا ہے“

www.novelsclubb.com

پر سکون مسکراتا ہوا لہجہ میجر سنان مرتضی کی صرف آنکھیں ہی نہیں بلکہ لہجہ بھی دل موہ لینے والا تھا۔

"بے شک میرا اللہ بہترین حفاظت کرنے والا ہے۔ہاں میں تمہیں اُس کی حفاظت میں دیتی ہوں۔۔ مگر مگر پتہ نہیں کیوں لیکن دل کو ایک دھچکا لگا رہتا ہے، بہت سمجھاتی ہوں دل کو لیکن بے چین رہتا ہے، میں کیا کروں سنان میں۔۔، بے بس ہو۔۔"چند لمحے خاموشی کے بعد وہ اُس کے یونیفارم کو آنسوں سے بھگوئے بکھرے ہوئے لہجے میں بولی آج بارش نے بھی اُس ماں کے آنسوؤں کی طرح برسنے کی ٹھان لی تھی۔

"یہی تو مسئلہ ہے ہماری ماؤں کا۔۔، یہ مائیں جو ہوتی ہے نا وہ اپنے بچوں کو چاہے وہ گلی سے چیز لینے جا رہا ہو یا بارڈر پر جنگ لڑنے وہ اللہ کی حفاظت میں تو بھیجتی ہیں لیکن

مکمل اللہ پر بھروسہ نہیں کرتی..!! یہ ہمارا ایمان کمزور نہیں تو اور کیا ہے ماں..؟ آپ ایک بار مکمل طور پر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے تو دیکھیں، بغیر کسی فکر اور بے چینی کے رہ کر دیکھیں پھر دیکھیے گا اللہ پاک ضرور آپ کو اِس کا اجر دے گا باقی اللہ کی مرضی۔"

وہ ایک ایک لفظ بہت ٹھہر کر بولتے جا رہا تھا جبکہ اُس کی ماں دم سادھے سنتی جا رہی تھی اُس کے خاموش ہوتے ہی اُنہوں نے آہستہ آہستہ اُس کے سینے سے سر اُٹھایا اب کہ اُن کی آنکھوں میں آنسو نہ تھے بلکہ ایک بے چینی تھی کہ کیا واقعی اُن کا ایمان اتنا کمزور ہے؟ کیا واقعی میں وہ اپنے اللہ پر پورا بھروسہ نہیں کرتی؟.. نہیں اُن کا ایمان اتنا کمزور تو نہیں ہو سکتا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے سب معلوم ہے میرے بچے لیکن میں کیا کروں؟ مجھے سکون ہی نہیں ملتا میں جانتی ہوں کہ ایک فوجی کی بیوی اور ماں ہونا کتنے اعزاز کی بات ہے.. لیکن میں کیا کروں میرے دل کو چین نہیں پڑتا ہر لمحہ دل دھڑکتا رہتا ہے جب جب تمہارے باپ کا جنازہ یاد آتا ہے تب تب میرے دل کو ہول اُٹھتے ہیں.. لگتا ہے کہ تمہیں اپنے دل کے کسی کونے میں قید کرلو، کہیں چھپالوں"

اپنے لرزتے ہاتھوں سے اُس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹائے وہ اُس کے ہاتھوں کو چوم کر اُنہیں پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی کب سے دل میں دبا غبار آج بہہ رہا تھا وہ ہی جانتی تھی کہ جب جب اُن کا لختِ جگر مشن پر جاتا تھا وہ کیسے خود کو سنبھالتی تھی۔اپنی ماں کی بکھری حالت دیکھ وہ ایک بار پھر تڑپا تھا بے بس ہوا تھا مگر اسے سنبھالنا تھا خود کو بھی اور اپنی ماں کو بھی۔ وہ جانتا تھا کہ اسے ہی اپنی ماں کو

www.novelsclubb.com

مضبوط بنانا ہے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ بنا لے گا اپنی ماں کو مضبوط۔ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ اُس نے اُن کا جھکا سر اُٹھایا جو آنسوؤں سے تر تھا۔

”مجھے اللہ نے اِس قوم کا محافظ چنا ہے ماں اِس قوم کے لیے آخری سانس تک لڑنا میرا فرض ہے۔۔! اور ماں میں اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا“

اُن کے آنسوؤں کو بار بار اپنی ہتھیلی سے پوچھے وہ ایک جزب سے بول رہا تھا اور یہ باور کروا رہا تھا کہ اب اُس کی موت ہی اُسے اپنے فرض سے جدا کر سکتی ہے اپنی ماں کو پھر فقط خاموشی سے آنسو بہاتے دیکھ اُس نے لمبی سانس خارج کی اور پھر بولنا شروع کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ماں اِس ملک کے حکمران بہت ظالم ہے، آپ کو پتا ہے ماں اِس ملک کے بڑے بڑے لوگ مظلوم اور بے بس لوگوں کو بیچ کھاتے ہے، ہمیں لگتا ہے کہ بیرونِ ملک ہمارے دشمن ہیں مگر ہم تو یہاں بہت بڑی غلط فہمی میں ہے کیونکہ ہمارے تو ملک کے اپنے لوگ ہی ہمارے دشمن ہوتے ہیں" ٹوٹا بکھرا ہوا لہجہ اپنی نم آنکھوں کو دو تین دفعہ جھپک کے اُس نے لمبی سانس خارج کی۔

"میں اُن لوگوں کو بابا کی طرح انصاف دلانا چاہتا ہو۔ماں بابا تو اپنی جنگ لڑتے لڑتے اِس دنیا سے رخصت ہو گئے مگر اب میں بابا کا خواب پورا کرنا چاہتا ہو، میں اپنے ملک کے لوگوں کو اُن کا اصل حق دلانا چاہتا ہو" اب کے اُس کے لفظ بکھرے ہوئے نا تھے بلکہ اب لہجے میں ایک جنون تھا اپنے عہد کو پانے کا جنون۔

''چند سال پہلے ''لیفٹیننٹ کرنل مرتضیٰ خان''ایک جنگ لڑتے لڑتے اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے تھے اب اُن کی اُس ادھوری جنگ کو اُن کا بیٹا''میجر سنان مرتضیٰ خان''لڑے گا اور اگر..اگر میجر سنان یہ جنگ لڑتا ہوا مالکِ حقیقی سے جاملا ناتو پھر اُس ادھوری جنگ کو میرا بیٹا مرتضیٰ خان کا پوتا پوری کرے گا۔''

اُس کی آنکھوں کی سرخی اور لہجے کی جنونیت دیکھ وہ سٹیل ہوئی تھی دور کہیں بہت دور سے ان کے کانوں میں بہت پہلے کہی گئی ایک آواز گونجنے لگی۔وہ آواز جو اُن کی روح تک میں شامل تھی۔

''بیگم دیکھنا میں اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوگا اور اگر میں کامیاب ناہو پایا ناتو میرا بیٹا میرا اسنان میرا مقصد پورا کرے گا بس تم ہمیشہ میری اور ہمارے بیٹے کی طاقت بننا کبھی ہمیں کمزور ناپڑنے دینا''

اُنھیں لگا تھا وہ اگلی سانس نہیں لے پائی گی ہوا میں آکسیجن اُنھیں بلکل ہی کم لگی تھی۔ایک دم ہی اُن کے حال نے بہت زور سے اُنھیں اُن کے ماضی میں لا پٹکا تھا۔خشک ہوتی آنکھوں سے اُنھوں نے جھٹکے سے اپنے بیٹے کو دیکھا جس کی آنکھوں کی سرخی اور لہجے سے وہ اپنے باپ کی پرچھائی لگا تھا دل لرزا تھا اُن کا بس نہیں چلا کہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے مگر اب نہیں اب اُنھیں اپنے شوہر کی کہی بات پر عمل کرنا تھا اب اپنے بیٹے کی کمزوری نہیں طاقت بننا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک آنسو بھی نکالے بغیر اُنھوں نے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا اپنی ماں کے لمس پر اُس نے سرخی مائل آنکھوں سے اُنھیں دیکھا جن کی آنکھیں اب خشک تھی۔بالوں سے ہوتی ہوئی اُن کی نظر جیسے ہی اُس کے سر پر بندھی سفید پٹی پر گئی تو

دل پھر ڈوبا تھا ہاتھ کانپا تھا مگر پھر وہ خود کو سنبھالے اُس کی سرخ آنکھوں میں دیکھ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"میرا بیٹا ضرور کامیاب ہو گا۔۔اللہ میرے بچے کی ہمیشہ حفاظت کرے گا۔" اُن کی مسکراہٹ پر جیسے اُس کے دل سے ایک بوجھ ہلکا ہوا تھا۔

"انشاءاللہ۔۔۔" دل کھول کر مسکراتے ہوئے وہ اپنی ماں کو گلے لگا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ماں بیٹے کا سیشن ختم ہو گیا ہو تو کوئی مجھ معصوم سے بھی مل لے۔" اپنے پیچھے نم آواز پر وہ دونوں ماں بیٹا بند آنکھوں سے کھول کر مسکرائے تھے اور نفی میں سر ہلائے پیچھے موڑے۔

وہ جو کب سے اپنے بھائی اور ماں کی باتیں آنکھوں میں آنسو لیے سُن رہا تھا اُنھیں مسکراتا دیکھ آنکھ کا گوشہ صاف کیے شرارتی سا شکوہ کر گیا۔ سنان کے موڑ کر دیکھنے پر اُس نے نم آنکھوں سے سر تک ہاتھ لے جاتے ہوئے اُسے سیلوٹ کیا اور بے چینی سے اُس کی طرف بھاگا ابھی سنان کھڑا ہو کر سنبھلا بھی نا تھا کہ اُس نے ایک جھٹکے سے اُسے گلے لگایا۔ پکڑ میں اِس قدر سختی تھی کہ سنان نے تڑپ کر اُس کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھی۔ دونوں بھائیوں کو گلے لگا دیکھ مسز خان مسکراتے ہوئے قرآن پاک کو اُس کی جگہ پر رکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اہم اہممم حنان صاحب یاد ہے کسی نے کہا تھا کہ وہ مجھے بلکل یاد نہیں کر رہا" اُسے نارمل کرنے کے لیے وہ اُس کے کان میں سرگوشی نما بولا تو حنان نے فوراً بچوں کی

طرح آنکھیں جھپک کر آنسوؤں کو روکا اور پھر سے شرارتی انداز اپناتے ہوئے اُس سے دور ہوا۔

"ہاں تو کس نے کہا کہ میں نے آپ کو یاد کیا ہے؟ نا بابا اتنے بُرے دن نہیں آئے میرے۔۔بتائے ماما بھائی کو کہ میں نے انہیں بلکل بھی یاد نہیں کیا۔"

سنان سے نظریں چراتے ہوئے وہ مسز خان کی طرف بھاگا کیونکہ اُس کی آنکھوں کی سرخی اُس کے لفظوں کا ساتھ بلکل نہیں دے رہی تھی۔اُس کی طرف بیک ہی کیے وہ بار بار بچوں کی طرح پلک جھپک کر آنسوؤں کو روک رہا تھا۔

"ہاں بھئی سنان۔۔ تمھارے حنان نے تمھیں بلکل یاد نہیں کیا۔۔ تمھاری یاد میں یہ ہر رات دو کپ کافی بنا کر گھنٹوں تمھارے کمرے میں بلکل نہیں بیٹھتا تھا اور کمرے سے نکلنے پر تو اِس کی آنکھیں بلکل بھی سرخ نہیں ہوتی تھی۔۔ تمھاری غیر موجودگی میں اِس نے شرارتے کرنا بلکل بھی نہیں چھوڑی تھی اور تو اور تمھارے یہاں موجود نا ہونے پر اِس نے اپنے کریز بائیک ریسنگ کمپیٹیشن میں جانے سے تو بلکل بھی منع نہیں کیا تھا۔"

اُس کا کان مڑورتے ہوئے وہ اُسے لیے سنان کے پاس پہنچی اور اُسے گھورا جو بے بسی سے لب کاٹتے ہوئے زمین کو گھور رہا تھا چہرے پر شرارت کی ایک رمق بھی نا تھی جیبوں میں ہاتھ ڈھالے کھڑے سنان کو وہ کہیں سے بھی خود سے تین سال چھوٹا نوجوان نہیں لگا تھا بلکہ ایک معصوم چھوٹے بچے کی جھلک دیکھی تھی اُس میں سنان

کو اپنے جان سے پیارے بھائی کو اُداس دیکھ اُس نے اپنی ماں کو آنکھ مارے گلا صاف کیا۔

”اوہ تو یہ بات ہے مطلب میرا حنان میرے بغیر رہنا سیکھ گیا ہے ٹھیک ہے پھر میں واپس چلا جاتا ہو۔“حنان نے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا اُس کی بات پر جو ایک ہاتھ جیب میں اور دوسرا ہاتھ دروازے کی طرف کیے مسکراہٹ دبا رہا تھا۔اپنے بھائی کی آنکھوں میں مسکراہٹ دیکھ وہ پھر بھاگ کر اُس کے گلے لگا۔

www.novelsclubb.com

”نا کرے نا یار بھائی۔۔۔آپ کا حنان آپ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔“اُس کی ہلکی سرگوشی پر سنان نے بھی آنکھیں موندھے اُسے خود میں بھینچ لیا۔

....

(ماضی)

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کی مصروف سڑک پر گاڑیاں اپنی پورے رفتار سے چل رہی تھی، دوپہر کے وقت کی تپش اپنی ہلچل مچائے ہوئے تھی، سکول، کالجز اور یونیورسٹیز سے تھکے ہارے طالب علم اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ تھے، اُسی سڑک پر ایک کار میں

تین وجود نہایت خاموشی سے بیٹھے تھے جو کہ ایک حیرت انگیز بات تھی۔ کار چلاتے لڑکے نے نہایت بے یقینی سے کوئی تیسری بار ہلکی سی گردن موڑ کر ساتھ بیٹھی اپنی بہن کو دیکھا جو کار کی کھڑکی سے باہر چلتے پھرتے مناظر کو گھور رہی تھی۔ پھر پُر سوچ نظروں سے گردن پوری گھما کر پیچھے سیٹ پہ بیٹھی اپنی بہن کی دوست (جسے وہ اپنی سگی بہن ہی مانتا تھا) کو دیکھا جو خاموشی سے بیک سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی ایک پیر مسلسل حرکت میں تھا جو کہ شاید اُس کی عادت میں شامل تھا۔ دونوں کے تیور دیکھ وہ پھر کندھے اُچکا کر آنکھیں گھماتا ہوا ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

''اوہہہ یار اب کچھ بول بھی لو.. وحشت ہو رہی ہیں مجھے کہ چڑیلیں جو ایک منٹ چُپ نہیں رہتی آج خاموش کیوں ہے آخر؟'' برداشت کی حد ختم ہوتے ہی وہ

سامنے چلتی گاڑیوں کو دیکھتا ہوا جھنجھلا کر بولا لیکن نو رسپانس..!!انہیں دفع کرے وہ بڑبڑاتا ہوا غصہ سے گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا۔

گاڑی کی سپیڈ بڑھتے ہی باہر چلتے پھرتے مناظر کو دیکھتی لڑکی کی آنکھوں میں غصہ اُبھرا تھا کیونکہ آرام سے چلتے پھرتے مناظر جنہیں وہ بڑی سکون سے تک رہی تھی کار کی سپیڈ بڑھنے سے اب بھاگنے لگے تھے۔غصے سے چہرہ موڑے اُس نے اپنے بھائی کو گھورا جو سنجیدگی سے خراب موڈ کے ساتھ کار چلا رہا تھا کچھ بھی بولنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے اُس نے ذرا سا اونچا ہو کر بیک ویو مرر سے اپنی دوست کو دیکھا اِس امید پر کہ اب تو وہ اُس سے کچھ بات کرے، کچھ پھوٹ لیں منہ سے لیکن اُسے بھی سکون سے ٹیک لگائیں آنکھیں موندے دیکھ وہ مزید کلس کر رہ گئی۔دانت پیس کر نیچے جھکتے ہوئے اُس نے اپنے شوز اُتارے اور پیروں کو سیٹ پر رکھ کر سکون سے بیٹھتی ہوئی پھر باہر کے مناظر گھورنے میں مشغول ہو گئی۔وہ جو اُس کی ایک ایک

www.novelsclubb.com

حرکات پر نظر رکھے ہوئے تھا واپس اُسے کھڑکی سے باہر متوجہ دیکھ اپنا ایک ہاتھ اپنے سر پر مار گیا۔

"او یار بتاؤ تو صحیح ہوا کیا ہے آخر؟ مجھے یہ خاموشی کچھ ہضم نہیں ہو رہی.."

کار کوٹرن کرتے وہ بلا آخر پھر بولا اور اس بار کب سے آنکھیں موندے بیٹھی لڑکی کا حرکت کرتا پیر بھی رکا تھا اُس نے اپنی شہد رنگ آنکھوں کو کھولا اور پہلے زرا سا جھک کر آگے بیٹھی اپنی دوست کو دیکھا جو خاموشی سے باہر دیکھنے میں مگن تھی پھر مسکراہٹ دباتے ہوئے سامنے مرر میں دیکھا جہاں وہ سوالیہ نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"باسل بھائی آپ کیوں ٹینشن لے رہے ہیں؟ آپ کو تو پتا ہے نا لوگوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں کا پتنگڑ بنانے کی کتنی عادت ہے.. بس پھر آپ ریلیکس"

"اوہ رئیلی مِس نوال مجھے بات کا پتنگڑ بنانے کی عادت ہے؟ محترمہ خود کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کے؟ بھائی آپ کو پتا ہے لوگوں کو بنا کام کی لڑائیاں کرنے کی کمینیپی عادت ہے اور تو اور خود کو پھنسانا بہت اچھے سے آتا ہے لوگوں کو"

وہ جو مڑ کر سے باسل کو آنکھ مار کر مسکراہٹ دباتے ہوئے بتا رہی تھی رَمل کے چیخنے پر فوراً مڑ کر سے باسل کو اوکے کا سائن دیتی ہوئی پھر بیک سے ٹیک لگا گئی کہ دیکھ لو خاموشی ہضم نہیں ہو رہی تھی نا ہو گیا ٹیپ شروع اب بھگتو۔

''اب کیا ہوا اب کیوں منہ بند ہے تمھارا۔۔ابھی کچھ دیر پہلے تو بڑے ہنگامے کر رہی تھی کالج میں۔۔اب۔بتاؤ نا بھائی کو کہ کیا تماشہ لگایا تھا تم نے کالج میں وہ تو قسمت اچھی تھی جو تم بچ گئی ورنہ سوچا بھی ہے کہ لاسٹ پیپر میں ہی تمھارے ساتھ کیا ہو سکتا تھا وہ ٹیچر کیا کر سکتی تھی؟''

اپنی سیٹ پر ہی بیٹھی وہ پوری پیچھے نوال کی طرف موڑ کر غصے سے چیخی۔باسل ڈرائیورنگ کرتے ہوئے کبھی سامنے سڑک پر تو کبھی اُن دونوں کو نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا جبکہ وہ پھر آرام سے بیک سے ٹیک لگائے مسکراہٹ چھپانے لگی پیر کی حرکت پھر سے شروع ہو چکی تھی۔۔اُسے اپنی یہ پیاری سی دوست کے چہرے پر یہ غصہ بڑا پیارا لگتا تھا اِس لیے وہ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی چھپا رہی تھی۔

"بلکہ تم کیا بولو گی میں بتاتی ہو بھائی کو.. بھائی آپ کو پتا ہے آج اِس چڑیل نے کیا کیا کیا۔۔" ۔اِس سے پہلے نوال کچھ بولتی وہ اُسے دفعہ کرے باسل کی طرف موڑتی ہوئی نون سٹوپ شروع ہو چکی تھی۔

بڑی غور سے اُس کی باتیں سنتے ہوئے جیسے ہی باسل کی سر سری سی نظر بیک ویو میرر پر پڑی اُس کا بے ساختہ قہقہہ گونجا جہاں نوال اُسی پوزیشن میں آنکھیں موندے رَمل کی طرح بے آواز بڑبڑاتے ہوئے اُسی کی طرح ہاتھ ہلا رہی تھی۔ باسل کو ہنستا دیکھ رَمل نے بھی اُس کی نظروں کی تعاقب میں دیکھا اور اُسے خود کی نقل کرتے دیکھ وہ پھر زور سے چیخی۔

”تم۔۔تم نوال چڑیل جنگلی عورت“نوال جو پہلے بند آنکھوں سے مسکرا رہی تھی اُس کے چیخنے پر اُس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی مسکراہٹ کی جگہ چہرے پر اب غصہ نمایاں تھا۔

”کیا..کیا کہا تم نے؟“ٹیک چھوڑے وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔جبکہ تیر نشانے پر لگنے سے رَمل کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ اُبھری تھی۔

”جنگلییی عورتتتت“ایک ایک لفظ چبا کر بولتے ہوئے وہ سکون سے اپنی سیٹھ سے ٹیک لگا گئی۔باسل ناسمجھی سے دونوں کی کاروائیاں دیکھ رہا تھا اتنا تو اُسے معلوم تھا کہ دونوں بنا بات کے لڑ رہی ہے۔

"تمہم۔۔ تم نے پھر مجھے عورت کہا رمل کی بچی تم خود عورت، تمھارا شوہر عورت، تمھارے ساس سسر عورت، تمھارا بھائی، تمھارا پورا خاندان عورت..."

"نوال کی بچی تمھاری تو..." اُس کی عورت عورت کی گردان کو نوال نے چیخ کر توڑا اور شدید صدمے سے پہلے تو اُسے گھورا اور پھر سیدھا اپنی سیٹھ پر کھڑی ہوتی ہوئی وہ چلتی گاڑی میں پیچھے والی سیٹھ پر کھودی۔

اچھے خاصے لڑکے ہونے کے باوجود خود کے لیے عورت کا لفظ سُن پہلے تو اُس نے جھرجھری لی اور پھر اُن دونوں کے چیخنے کھودنے لڑنے پر اُس نے بامشکل گاڑی سنبھالی ورنہ گاڑی ڈس بیلینس ہونے سے سڑک پر زِک زَاک کرنے لگی تھی۔ مصروف اور سیدھی سڑک ہونے کے باعث وہ گاڑی روک بھی نہیں سکتا تھا ورنہ پہلی فرست میں گاڑی روک کر وہ اُن دونوں چڑیلوں کو ایک ایک تھپڑ تو ضرور

جڑتا جو جنگلیوں کی طرح کبھی ہنس تو کبھی چیخ کر ایک دوسرے کے بال کھینچ رہی تھی عین ممکن تھا کہ دونوں میں سے ایک گنجی ہو جاتی۔

”یا اللہ میری حفاظت فرمانا اِس زلزلے سے ابھی تو میری شادی بھی ہونی ہے۔۔“ با آواز بلند گھبرائی ہوئی آواز میں وہ دہائی دیتا ہوا گاڑی بھگانے لگا جبکہ اُس کی دُہائی پر پیچھے دونوں چڑیلوں کے چھت پھاڑ قہقہہ گونجے۔

....

www.novelsclubb.com

(حال)

یہ منظر اسلام آباد کے مشہور پارک کا تھا جہاں ہر سُو ہواؤں نے اپنا بسیرا جمایا ہوا تھا، مٹی کی بھینی بھینی خوشبو اور نیم گیلی گھانس اِس بات کی نشاندہی تھی کہ بادل ابھی برس کر تھمے ہیں، چرند و پرند آزادی سے آسمانوں پر پھیلے اپنی میٹھی میٹھی آواز میں ماحول کو بے حد حسین بنا رہے تھے، الگ الگ رنگوں کے پھول اور الگ الگ قسم کی درخت قطار کی صورت میں لگے بہت حسین لگ رہے تھے، بوڑھے، نوجوان اور اُن کے ساتھ آئے بچے اپنے آپ میں مگن چہل قدمی کرنے میں مشغول تھے، وہاں موجود لوگوں میں ایک چیز مشترکہ تھی اور وہ تھی اُن سب کے چہرے کی مسکراہٹ، جاندار مسکراہٹ، تمام فکروں سے آزاد مسکراہٹ.... صبح کا یہ حسین منظر دل کی کیفیت کو خوشحال کرنے کے لیے کافی تھا اِسی ماحول میں وہ دونوں باپ بیٹی بھی ہلکی گیلی گھانس پر چلتے ہوئے اِسی ماحول کا حصہ لگ رہے تھے۔

"کیا سوچ رہا ہے میرا بچہ۔۔" اُسے خاموشی سے بغیر کسی تاثر کے چلتا دیکھ وہ نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ اُسے دیکھتے ہوئے بولے۔

"بابا اس ماحول میں اتنی تازگی کیوں ہے؟ مطلب ہر کوئی چاہے ڈاکٹر ہو یا کوئی بھی وہ اس ماحول میں آکر چہل قدمی کرنے کا کیوں کہتے ہیں۔ آخر اتنی تازگی کیسے ہے اس ماحول میں؟" بغیر ان کی طرف دیکھے دونوں ہاتھ پیچھے لے جا کر لاک کرتے ہوئے سامنے چہل قدمی کرتے لوگوں پر نظر جمائے وہ نا جانے کس احساس کے تحت یہ سوال کر گئی اُس کے سوال پر اسفند بیگ مسکرائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ یہ وقت بہت بابرکت ہوتا ہے، کیونکہ اس وقت میں صرف اللہ پاک کے چُنے ہوئے بندے ہی نماز ادا کرنے کے بعد باہر نکلتے ہیں، اس وقت کے فضا منافقوں، کافروں اور دھوکے بازو کی سانسوں سے بھی پاک ہوتی ہے جبھی تو اس وقت میں اتنا سکون ہوتا ہے۔۔اور پھر جب ہم اس ماحول میں تمام فکروں کو بھولائے فقط اس وقت کو محسوس کرتے ہیں نہ تو پھر ہمارے اندر تازگی اُترتی ہے ہم بالکل ہلکے پھلکے ہو جاتے ہیں"

اُسی کی نظروں کے تعاقب میں وہ سامنے لوگوں کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ ٹھہر ٹھہر کر بول رہے تھے جبکہ وہ بھی سامنے ہی دیکھے باغور اُنہیں سُن رہی تھی ہاتھ اب بھی پیچھے کمر پر لاک تھے۔

"یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صبح کی واک کو مریضوں کی تندرستی کا سبب بتاتے ہیں، استاد صبح کے وقت سبق یاد کرنے کی تلقین دیتے ہیں کیونکہ صبح کے وقت پڑھا گیا سبق انسان کبھی نہیں بھولتا۔"

اپنی بات مکمل کرے وہ اس کی طرف پلٹ کر قدم رُوک گئے اپنے بابا کے قدم رُکتے اُس نے بھی اپنے بلیک جو گرز میں مقید پیروں کو روکا اور آسمان کی طرف چہرہ اُٹھائے آنکھیں بند کر کے لمبی سانس، سکون بھری سانس خارج کیے بالکل ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ بھی اپنے بابا کی طرف پلٹی۔

www.novelsclubb.com

"واقعی میں۔۔۔کچھ نہیں بہت کچھ ہے اس ماحول میں اور الحمدللہ ہمیں اس بابرکت ماحول میں سانس لینے کا موقع مل رہا ہے۔" پونی ٹیل میں مقید بالوں کو جو ہوا کے باعث اُس کے چہرے کو چھو رہے تھے پیچھے کرتے ہوئے اس بار اُس کی نظروں کا فوکس اُس کے بابا پر ہی تھا پیچھے بندے ہاتھوں کا لاک اب ٹوٹ چکا تھا۔

وہ دونوں اب چل نہیں رہے تھے بلکہ قدم اب رُک چُکے تھے اِرد گرد سے ہنسی اور قہقہوں کی آوازیں بہت بھلی لگ رہی تھی۔ وہ جس جگہ کھڑے تھے اس کے دائیں طرف سفید رنگ کے پھولوں کا گملہ اپنی جانب توجہ بار بار مبزول کر رہا تھا بائیں جانب ایک بڑا سا فوارا لگا تھا جس کے چاروں طرف سے پانی اُس کے اِرد گرد گر رہا تھا جبکہ ہلکے ہلکے پانی کے چھینٹے اس فوارے کے قریب کھڑے لوگوں پر بھی اُچھل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بالکل الحمدللہ.. !! اور آپ کو پتہ ہے صبح سورج نکلنے سے پہلے اُٹھنے والوں میں اور دن بھر تک سوئے پڑے رہنے والوں میں کتنا فرق ہے..؟" وہ دونوں گیلی گھانس سے اُتر کر اب ماربل کی سفید چمچماتے فرش پر چلنے لگے تھے جس کے اطراف میں

رنگ برنگے پھولوں کے پودے تھے جن پر تتلیاں تھوڑی دیر بعد بیٹھ کر اُڑ رہی تھی۔

"اتنا جتنا ایک کامیاب اور ناکامیاب انسان میں فرق ہے" دونوں ہاتھوں کو اپنی جیکٹ کی جیبوں میں ڈالے اُن کی نظر اب تھوڑی دور نظر آتے پارک کے اِنٹرسٹ گیٹ پر تھی جہاں سے اب اُنہیں نکلنا تھا۔

"ہمم تو جبھی آپ نے میری عادت صبح فجر میں اُٹھنے کی بنائی ہے۔" دائیں جانب رکھے پودوں میں سے ایک خوبصورت سے سفید رنگ کے پھول کو توڑتے ہوئے اُس نے اپنے چہرے کے قریب کیا اور اُس خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگی قدم دونوں کے دھیمی دھیمی رفتار سے باہر گیٹ کی جانب بڑھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بالکل تاکہ اللہ پاک میری بیٹی سے ہمیشہ راضی ہوں اور میری بیٹی اپنی زندگی کے ہر سفر میں کامیابی حاصل کریں"

اپنی بات مکمل کرے اُنھوں نے دو قدم آگے لیے لیکن اس بار اُن کے ساتھ نوال کے قدم نہیں تھے بلکہ وہ تو وہیں دو قدم کے فاصلے پر سُن کھڑی تھی ہاتھ میں پکڑے پھول میں لگا کانٹا چبھنے سے خون کی ننھی بوندیں انگوٹھے پر نمایاں تھی مگر وہ تو کہیں اور کہیں بہت دور کھو چکی تھی۔ اُسے اپنے ساتھ نہ پا کر اسفند بیگ پیچھے موڑے جہاں وہ دو قدم کے فاصلے پر دم سادھے کھڑی تھی آنکھوں کی چمک اب ماند پڑ چکی تھی بہت سی تلخ یادیں ذہن پر اُبھری تھی جن کا عکس اُس کے چہرے پر بھی عیاں تھا دو قدم کا فاصلہ طے کرتے ہوئے وہ نوال تک پہنچے اُس کی

حالت نے اُنہیں بالکل بھی ٹھٹکنے پر مجبور نہیں کیا باپ تھے اپنی بیٹی کے اندر چھپے ہر درد سے واقف تھے۔

خاموشی سے اُنھوں نے اُس کے ہاتھ سے پھول لے کر واپس اُس پودے پر رکھا اور اپنی جیکٹ کی جیب سے چوٹ پٹی نکال کر اُس کے انگوٹھے پر لگانے لگے۔ بلیک جینز اور ریڈ کُرتی پر بلیک ہی دوپٹے کو مفلر کی طرح گلے کے گرد لپیٹے وہ بغیر کسی حرکت کے کھڑی تھی۔ وہ دونوں اب گیٹ سے فقط چند قدم کے فاصلے پر ہی تھے۔

www.novelsclubb.com

"بابا میں تو اب تک ناکام ہوں.. مجھے تو اپنے مقصد میں کامیابی ملی ہی نہیں ہے۔ وہ مقصد جو میرے لیے میری جان سے بڑھ کر ہے بابا..." بکھرے ہوئے لہجے میں بول کر اُس نے خالی خالی نظروں سے اسفند بیگ کو دیکھا جنہوں نے فوراً اُس کی

آنکھوں کا خالی پن دیکھ نظر چرائی اور ایک ہاتھ اُس کے کندھے پر رکھے اُسے اپنے حصار میں لیے آگے بڑھنے لگے۔

"کامیابی فوراً تو نہیں آتی نا بیٹا.... کامیابی تو آہستہ آہستہ انسان کو اپنی جانب کھینچتی ہیں۔۔اور اب آپ اپنے آپ پر غور کرو کہ کیا آپ کامیابی کی جانب نہیں بڑھ رہی..؟"اس کے کندھے پر ہلکا سا دباؤ ڈالے وہ پارک کے گیٹ سے باہر نکلے نوال نے بھی اُن کی تقلید میں قدم باہر کی طرف بڑھائے۔

www.novelsclubb.com

اسفند بیگ کے کہنے پر اُس کے بڑھتے قدم ایک سیکنڈ کے لیے رکے اور وہ خود، خود سے سوال کرنے لگی کہ وہ کامیابی کی طرف بڑھ رہی ہے کیا جس کا جواب اُس نے فوراً خود کو ہاں میں دیا..ہاں وہ تو واقعی بڑھ رہی ہے اور اب تو وہ اپنے مقصد کے بے حد قریب ہے اُس کی آنکھوں میں فوراً ایک جنون اُترا تھا اپنے عہد کو پانے کا

جنون..!!اب وہ پھر سے حال والی نوال بنی تھی جو کچھ دیر پہلے ماضی میں اُلجھی نوال سے قدرے مختلف تھی ہلکی سی گردن موڑ کر اُس نے اسفند خان کو دیکھ مضبوطی سے گردن ہاں میں ہلائی اُس کی گردن ہاں میں ہلتی دیکھ اسفند بیگ کھل کر مسکرائے تھے۔

"ہمم تو بس پھر اپنے اللہ پر بھروسہ رکھو اور اپنے عہد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرو کامیابی آپ کا مقدر ضرور بنے گی۔"نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے وہ پھر اُسے اپنے حصار میں لیے اپنی منزل کی جانب بڑھنے لگے وہ بھی فقط دل میں مضبوطی سے انشاءاللہ کہتے ہوئے ان کے ساتھ چل دی۔

اُن کا گھر پارک سے فقط کچھ دور کی مسافت پر تھا اِس لیے وہ دونوں پیدل چہل قدمی کرتے ہوئے پارک آتے جاتے تھے ابھی بھی وہ لوگ اسلام آباد کی لمبی

خاموشی سے بھری گلیوں سے گزرتے ہوئے اپنے گھر کی جانب بڑھ رہے تھے صبح کے وقت کی وجہ سے صرف اِکادُکا لوگ انہیں اپنے آس پاس نظر آرہے تھے کچھ گاڑیاں بھی تھوڑی دیر بعد سڑک سے گزرتے ہوئے اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ تھی۔

ایک ساتھ گھر میں قدم رکھتے ہوئے اُنھوں نے بلند آواز سلام کیا جس کا معمول کے مطابق لاؤنج کے صوفہ پر بیٹھی مسز اسفند نوال کی ماما نے جوش سے جواب دیا اور صوفے سے اُٹھتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھنے لگی جو کہ لاؤنج میں ہی صوفوں کے دائیں طرف اوپن کچن سے تھوڑی دور کی فاصلے پر تھی۔نوال بھی اپنی ماما کی تقلید میں ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھی۔جبکہ اسفند بیگ بائیں طرف رکھے کانچ کے کبڈ کی جانب بڑھے جس میں بہت سی اسلامک کتابیں،وظائف کے کتابیں وغیرہ رکھی تھی۔کبڈ کو کھول کر اُنھوں نے سب سے اوپر والے ڈراؤ میں سے

www.novelsclubb.com

قرآن پاک کو احتیاط کے ساتھ ہاتھ میں لیا اور اُسے چومتے ہوئے وہ کبڈ بند کرے ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئے۔اُنھیں کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے دیکھ نوال نے اپنے گلے میں بندھے بلیک دوپٹے کو کھول کر اپنے سر پر اُوڑھا مسز اسفند پہلے ہی دوپٹے کے حالے میں تھی۔

اپنی بیگم اور بیٹی کو مسکراتی نظروں سے دیکھ اُنھوں نے ایک بار پھر عقیدت سے قران پاک کو چوما اور کھول کر سورۃ الرحمٰن کی تلاوت کرنے لگے خاموش زدہ ماحول میں اُن کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی مسز اسفند اور نوال آنکھیں بند کیے چہرہ جھکائے فقط تلاوت کو محسوس کرنے لگی۔یہ ان کا روز کا معمول تھا صبح سوج نکلنے کے بعد اسفند بیگ اور نوال پارک چہل قدمی کرنے جاتے وہاں سے آنے کے بعد اسفند بیگ ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھ کر بلند آواز تلاوت قرآن کرتے اور پھر اس کے بعد وہ تینوں مل کر ناشتہ کیا کرتے تھے۔

تلاوت مکمل ہوتے ہی مسز زا اسفند اور نوال نے دھیرے سے سبحان اللہ کہا جب کہ اسفند بیگ پھر قران پاک کو احتیاط سے چوم کر بند کرتے ہوئے پھر اپنی کرسی سے کھڑے ہوئے اپنے دائیں طرف بیٹھی نوال پر نظر جمائے وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ ایک قدم اُس کی طرف بڑھے اور تھوڑا سا جھک کر اُنھوں نے اُس کے سر پر، چہرے پر پھونک ماری پھونک مار کر انہوں نے اس کے سر پر ایک ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوما۔

www.novelsclubb.com

"اللہ پاک میری بچی کی حفاظت فرما اور اس کا عہد پورا کرنے میں اُس کی مدد کر۔۔ اللہ میری بچی کو بہت صبر عطا کر۔۔"

اس کا چہرہ تھپتھپا کر وہ سیدھے ہوئے اب ان کے قدم بائیں طرف بیٹھی اپنی بیگم کی جانب تھے ان کے پاس پہنچ کر بھی اُنہوں نے وہی عمل دہرایا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ان کی ناک کھینچتے ہوئے پھر سیدھے ہوئے۔ان کی ناک کھینچنے پر مسز اسفند نے اُنہیں گھورا جس پر وہ ان کا بھی چہرہ تھپتھپا کر قرآن پاک کو اس کی جگہ پر رکھنے چلے گئے۔

”چلیے جی بسم اللہ کریں بہت بھوک لگ رہی ہے..“ اپنی جگہ پر بیٹھ کر اُنھوں نے دونوں کو متوجہ کیا پھر وہ تینوں پر سکون ماحول میں ناشتہ کرنے لگے

اپنی پلیٹ پر جُھکی وہ پوری طرح ناشتہ کرنے میں مشغول تھی جبکہ اسفند بیگ اور مسسز اسفند ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ آنکھوں آنکھوں میں ایک دوسرے کو نا جانے کیا اشارہ کر رہے تھے ایک نظر نوال پر ڈھال کر جو خاموشی سے ناشتہ کر رہی

تھی مسز زاسفند نے پھر سے اپنے شوہر نامدار کو گھورا جو مسلسل نفی میں سر ہلا کر ان کا کام سر انجام دینے سے انکار کر رہے تھے۔

"اگر ماں باپ ہی اپنی اولاد سے کوئی بات کرتے ہوئے جھجکے تو تُف ہو ایسی اولاد پر۔۔"۔

وہ جو اُسے بے خبر سمجھ رہے تھے اچانک اُس کے جُھکے چہرے کے ساتھ ہی کہنے پر ہڑبڑائے مسز زاسفند نے چائے کا جو گھونٹ منہ میں لیا تھا فوراً گلے میں اٹکا بمشکل گھونٹ حلق سے اتارے اُنھوں نے کپ ٹیبل پر رکھا اور زور سے کانسنے لگی۔ جبکہ اسفند بیگ نے ہربڑی میں پانی کا گلاس اپنی بیگم کو دینے کے لیے اُٹھایا لیکن ہنسی چھپانے کے چکر میں وہ پانی کا گلاس اُنھیں دینے کے بجائے اپنے منہ سے لگا گئے ان کی حرکت پر نوال اور مسز زاسفند حیرت سے اُنہیں تکنے لگی۔

”سو... سوری!!“ بیگم اور بیٹی کو خود کو گھورتا پا کر وہ پانی کا گلاس اپنے منہ سے ہٹا کر اپنی بیگم کے منہ پر لگا گئے جنھوں نے فوراً دو تین گھونٹ گلے میں اُتار کر اپنے شوہر کو گھورتے ہوئے گلاس زور سے ٹیبل پر پٹکا جبکہ نوال خاموشی سے اُن کی کاروائیاں دیکھ رہی تھی۔

”جی تو اب بتائے ایسی کون سی بات ہے جسے کرتے ہوئے آپ لوگ اتنا جھجک رہے ہیں۔“: خاموش ماحول کو پھر اُس کے ہلکی آواز نے توڑا۔

”وہ بیٹا آپ کی مما کو آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔“ اپنا دامن صاف کیے وہ چائے کے گھونٹ پینے لگے بغیر اپنی بیگم کی طرف ایک نظر بھی ڈھالے۔

''جی ماما بتائے کیا بات ہے..؟''جوس کا گلاس اپنے منہ تک لے جاتے اُس کی نظروں کا فوکس اپنے بالکل سامنے بیٹھی اپنی ماما کی جانب تھا جن کی گھورتی ہوئی نظریں اب بھی اپنے شوہر نامدار پر تھی جو اُنھیں پھنسائے خود چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

''ہم کل رات تمہارے تایا کے گھر انوائٹڈ ہیں نوال..!!اور اُنھوں نے خاص تمھیں ساتھ لانے پر فورس کیا ہے۔''

ایک ہی سانس میں اُنھوں نے اپنی بات کہہ ڈالی جبکہ اُن

کی بات سے نوال کی گرفت کلاس پر سخت ہوئی تھی اسفند بیگ اُس کی طرف رُخ کیے بغور اُس کا چہرہ جانچنے کی کوشش کر رہے تھے جو کسی بھی قسم کے تاثرات سے عاری تھا۔

"آپ لوگ جائیں میں نہیں جاؤں گی۔۔!!" اُس کی طرف سے جو جواب آیا اسفند بیگ اور مسز اسفند کو اُسی کی امید تھی لیکن اب کے مسز اسفند کی آنکھوں میں غصہ اُبھرا تھا وہ تھک چکی تھی اُس کے بار بار کہ انکار سے۔

"شاید تم نے سُنا نہیں نوال اُنھوں نے خاص تمھیں انوائٹ کیا ہے۔" نہایت ضبط سے وہ اپنی بات پر زور دیتی ہوئی پھر بولی۔

"آپ جانتی ہیں ماما کہ میں نہیں جاؤں گی..!!اس لیے مجھے فورس نہ کریں." چہرہ جھکائے وہ پھر نرمی سے دوبدو جواب دے گئی جبکہ اُس کا جواب مسز اسفند کو مزید غصہ دلا گیا۔

"کب تک..!!آخر کب تک نہیں جاؤ گی محفلوں میں؟؟آخر کب تک دور بھاگو گی لوگوں سے؟؟نوال اب بس کر جاؤ میں تھک چکی ہوں لوگوں کو جواب دیتے دیتے۔" وہ غصے سے بھڑکی ہوئی تھی لیکن نوال نے ایک لفظ نہیں بولا وہ اب بھی خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی ان کا غصہ سہہ رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اُسے احساس تھا کہ اُس کی ماں کو اُس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کی باتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"دو...ڈھائی سال کا عرصہ بہت ہوتا ہے نوال.!!اب بس کر جاؤ اب بھول جاؤ وہ سب اب آگے بڑھو کب تک اُس حادثہ کی وجہ سے خود کو اذیت دو گی اپنی زندگی جیو آگے بڑھو نوال۔" وہ توروانی سے یہ بات کہہ چکی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اُن کی یہ بات اُن کی بیٹی کے دل میں کس قدر چبھی ہے بہت زور سے ہاتھوں کی مُٹھیاں بھینچھے وہ خود کو ضبط کر رہی تھی ڈائینگ ٹیبل کا پر سکون ماحول اب سخت ہو چکا تھا۔

"لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ آخر کیوں نہیں ملتی نوال کسی سے..؟آخر کیا وجہ ہے جو ہم نے اُسے چُھپا کر رکھا ہوا ہے؟؟بتاؤ کیا جواب دو میں اُنھیں.."

"کہہ دے مر گئی نوااللہ..!!مر گئی ہے..!!ختم ہو گئی ہے" برداشت کی حد ختم ہوتے ہی وہ اُن کی بات مکمل ہونے سے پہلے زور سے چیخی، جسم کی کپکپاہٹ واضح

تھی یہ ان سب میں پہلی مرتبہ تھا جب اُس کی آواز سخت ہوئی تھی آواز سے زیادہ تو اُس کے الفاظ سخت تھے جو اُس کے ماں باپ دونوں کو ہلا گئے۔

”نوال۔۔۔“ اسفند بیگ اس سے بھی زیادہ سختی سے تنبیہ کرتے ہوئے چیخے جبکہ مسز اسفند تو باقاعدہ رونے لگی تھی اپنے ماں باپ کی حالت دیکھ اُسے اپنی سختی کا اندازہ تو ہوا مگر اُسے خود پر قابو پانا بڑا مشکل لگ رہا تھا کچھ وقت بعد اُس نے بمشکل خود کو کمپوز کرتے ہوئے لمبی سانس خارج کی۔

www.novelsclubb.com

”ٹھیک ہے اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں چلوں تو ٹھیک ہے میں جاؤں گی کل۔۔ مگر خدارا مجھ سے یہ امید مت رکھیے گا کہ میں وہاں بغیر دل کسی سے مخاطب ہو گی۔“

روانی سے اپنی بات کہے وہ رُکی نہیں تھی بلکہ اپنی سیٹ سے کھڑے ہوئے چھوٹے سے لاؤنج سے گزرے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل دی پیچھے اُس کے ماں باپ اب تک اُس کی کہی گئیی بات سے ملے ہوئے تھے ساتھ تھوڑے مطمئن بھی تھے کہ وہ راضی تو ہوئی کہیں جانے پر لوگوں سے ملنے پر۔

....

(ماضی)

”اللہ اللہ ماما، بابا جلدی کرے نا۔۔وہاں فنکشن شروع بھی ہو گیا اور ہم نکلے بھی نہیں ابھی تک۔“

بلیک پیروں کو چھوتی میکسی پہنے وہ پچھلے ایک گھنٹے سے اپنے ماما بابا کو آوازیں دے رہی تھی جو اُس کی آواز پر بغیر کان دھرے تیار ہونے میں مشغول تھے کیونکہ فنکشن شروع ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ تھا مگر اس محترمہ کا بس چلتا تو وہ کب کی وہاں پہنچ چکی ہوتی۔

کانوں میں سلور کلر کے چھوٹے چھوٹے ایئر نگ پہنے چہرے پر بالکل لائٹ سامیک اپ کیے کمر تک آتے بالوں کو جو نیچے سے ہلکا ہلکا سا کرل تھے کھلا چھوڑے وہ جنجلائی ہوئی یہاں سے وہاں پھر رہی تھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ اُڑ کر وہاں پہنچ جائیں۔

"ماما بابا آجائیں یار آپ لوگ تو دلہنوں سے بھی زیادہ ٹائم لگاتے ہو"

اُس کی پھر سے دہائی دینے پر اُس کے ماما بابا ایک ساتھ کمرے سے باہر نکلے۔ آہٹ پر وہ جھنجلاتے ہوئے پیچھے موڑی جہاں وہ دونوں تھیم کے حساب سے ہی بلیک کلر کی ڈریس میں ایک ساتھ کھڑے پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے ایک نظر میں ہی وہ کتنی ہی بار اپنے ماما بابا کو دیکھ ماشاءاللہ بول چکی تھی۔ شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ بھاگتی ہوئی ان تک پہنچی۔

"اہم اہم بلیک شلوار قمیض، فولڈیڈ سلیوز، ہاتھ میں چمچماتی گھڑی، پیروں میں چمچماتے ہوئے لافرز، بالوں کا یہ حسین پَف۔۔!! آئے ہائے لڑکا پوری تیاری میں ہے سب کے ہوش اُڑانے کی۔"

اپنی ماما کو آنکھ مارے اپنے بابا کے کندھے پر کہنی ٹکائے وہ خود سمیت اپنے ماما بابا کو بھی قہقہ لگانے پر مجبور کر گئی۔

"لیکن لیکن۔۔۔" ہنستے ہوئے وہ دونوں کا ہاتھ پکڑے ان کے سامنے کھڑی ہوئی۔

"جب یہ حسین لڑکی اِس بلا کے ہینڈ سم لڑکے کے ساتھ ہم قدم ہو گی تو جن کے ہوش اُڑے تھے وہ ٹھکانے لگ جائیں گے اور پھر ہر ایک کی زبان پر کیا ہو گا؟؟"

شرارت سے کہتے ہوئے اُس نے آخر میں ائیر واُچکا کر دونوں کو دیکھا جنہوں نے پہلے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا اور پھر اُس کی طرف دیکھے ہم آواز بولے۔

"میڈ فور اِیچ ادر" ان کے ساتھ اُس کی خود کی بھی چیختی ہوئی آواز شامل تھی ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے وہ تینوں پرفیکٹ فیملی لگ رہے تھے۔

"ارے ارے پکچرز تو لی ہی نہیں آپ لوگ ایسے ہی کھڑے رہنا میرا فون۔۔اُف یہ موبائل کہاں رکھ دیا میں نے"

ان کو وہیں کھڑے رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ ارد گرد اپنا موبائل ڈھونڈنے لگی جو کچھ دور صوفے کے کنارے پر رکھا تھا عین ممکن تھا کہ اس کی مالکن کی لاپرواہی سے وہ ہلکے سے ہلنے پر گر جاتا جلدی سے بھاگ کر موبائل اُچکتے ہوئے وہ پھر ان تک آئی اور الگ الگ پوس میں اُن کی پکچرز لینے لگی۔

”لڑکی ہم نیولی کپلز نہیں ہیں جو ہماری ہی لی جا رہی ہو چلو ادھر آؤ اب تینوں کی سیلفی لو۔“ اسفند بیگ نے ایک قدم آگے بڑھا کر کہتے ہوئے اُس کا ہاتھ کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کیا۔

”اففف افف لڑکے میں تو بھول ہی گئی۔“

وہ بھی سر پر ہاتھ مارتی ہوئی تینوں کی سیلفیز لینے لگی ابھی دو تین پکچرز ہی لی تھی کہ اس کے موبائل کی اسکرین جگ مگائی اور کال رنگ ہونے لگی اسکرین پر کال کرنے والے کا نام دیکھے اُس نے منہ بناتے ہوئے اپنے ماما بابا کو گھورا۔

''دیکھا میں کہہ رہی تھی نا لیٹ ہو جائیں گے... سی بابا رمل کالنگ''موبائل کو ان کے سامنے لہرائے وہ ناراضگی سے بولی اس سے پہلے وہ کال اُٹھاتی کال کٹ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بس نکل رہے ہیں ایسے منہ نا بناؤ اب۔۔ بیگم جلدی سے اِس کی نظر اتارے پھر چلتے ہیں" اس کا اُترا منہ دیکھ کے وہ اسے اپنے ساتھ لیے صوفے کی طرف بڑے ساتھ بیگم کو بھی اشارہ کیا جو فورا کچن کی طرف دوڑی۔

"اف اف بابا مجھے کیوں کسی کی نظر لگے گی آپ چھوڑیں یہ سب چلے نا جلدی" وہ جنجھلائی ہوئی صوفے سے کھڑی ہوئی تو اسفند بیگ نے پھر گھور کر اُسے بٹھایا۔

"جیسی تمہاری سب کو ہنسا دینے والی حرکتیں ہیں نا مجھے ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے کہ تمہیں نظر نہ لگ جائے کسی کی اور بات سنو میری وہاں نا زیادہ کسی کے سامنے ہنسنا اور نا زیادہ کسی سے بات کرنا۔" مسز اسفند نے اُس تک پہنچتے ہوئے اسے تنبیہ کی اور پھر اس کی نظر اتارنے لگی۔

"ارے میرے بابا کی کیوٹ سی بیگم کسی کی نظر نہیں لگتی مجھے اور یار مجھ سے نا باتیں کیے بنا رہا نہیں جاتا تو اس کے لیے معذرت۔"

وہ پھر صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے کچن کی طرف جاتی ہوئی اپنی ماما کو دیکھتے زور سے دہائی دینے لگی۔اُس کی دہائی پر مسز اسفند نے اپنا ماتھا پیٹا اور جلدی سے اپنا کام نمٹا کر واپس اُن تک آنے لگی۔

"اللہ اللہ لڑکی سدھر جاؤ تم ورنہ مار کھاؤ گی" اُسے گھورتے ہوئے وہ اپنا کلچ اُٹھانے لگی۔

”اللہ اللہ لڑکے سمجھالے اپنی بیگم کو۔“اُنہیں کے انداز میں وہ اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے بولی۔انداز شرارتی تھا۔

”اللہ اللہ لڑکیوں اب لیٹ نہیں ہو رہے ہے ہم؟“ وہ تحمل سے اُس کے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولے تو ایک دم اُسے ہوش آیا۔

”اللہ اللہ بھاگو جلدی“بغیر رُکے وہ فوراً گیٹ کی طرف بھاگی اُس کے پیچھے ہی اسفند بیگ اور مسز اسفند بھی تقریب کے لیے نکل پڑے جو کہ نوال کی دوست رمل کے بھائی کی منگنی کی تھی۔اس لیے نوال کو وہاں پہنچنے کی حد درجہ جلدی تھی۔

منگنی کی تقریب اسلام آباد کی ایک مشہور مارکی میں رکھی گئی تھی جو کہ حسین ڈیکوریشن کی وجہ سے چمچمارہی تھی۔ جابجا پھول اور رنگ برنگی لائٹس پوری مارکی میں پھیلے مہمانوں کی نگاہوں کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا جو انٹرس سے گزرتے ہوئے قطار میں لگی ٹیبلز کی جانب بڑھ رہے تھے۔ کچھ تصویریں بنانے تو کچھ باتوں میں مصروف الغرض ہر کوئی اپنے آپ میں مگن تھا۔ دلہن والے اب تک نہیں آئے تھے جبھی ابھی مارکی میں زیادہ رش نا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دلہن کے انتظار میں بیچارے دلہے صاحب سخت جھنجلائے ہوئے نظر آرہے تھے ابھی بھی وہ خاصی بیزاریت سے کسی سے کچھ کہہ رہے تھے چلیں دیکھے تو آخر کون ہیں وہ جس پر دلہے صاحب کو تپ چڑھی ہے۔ارے ارے یہ تو نوال ہی کی جیسی میکسی میں بالکل اُسی کی طرح لائٹ میک آپ اور ہیر سٹائل بنائے غالباً نوال کی دوست رمل ہی ہے لیکن وہ اتنی غصہ میں کیوں ہے؟ چلے چل کر دیکھے تو سہی۔

”بھائی کیا ہو گیا ہے۔۔ٹھیک سے لے نا ایک بھی پِک اچھی نہیں لی آپ نے۔“سخت جھنجلاتے ہوئے اُس نے اپنا موبائل اپنے بھائی کو پکڑایا اور خود تھوڑا دور جا کر اپنی میکسی کو پھیلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں کہیں سے لگ رہا ہے میں دلہا ہو؟ اوہ لڑکی آج کے دن تو مجھے بخش دو آج میری منگنی ہے یاررر۔" اُسے گھورتے ہوئے وہ اُس تک آیا اور زور سے اُس کے ہاتھ میں موبائل تھمایا۔

"بھائیی۔۔۔اب ایسے کریں گے میرے ساتھ۔۔اللہ اللہ دیکھ رہے ہے نا آپ ابھی تو ان کی شادی ہوئی بھی نہیں اور ابھی سے انھوں نے ہمیں پرایا بھی کردیا۔" آنکھوں میں نقلی آنسو لیے ایموشنلی بلیک میلینگ سٹارٹ ہو چکی تھی محترمہ کی بیچارہ بازل تو سر پکڑ کر رہ گیا۔

"اوہ ڈرامہ بازا اتنے لمبے مقالبے نا کرو۔۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے تمھاری تصویریں لے رہا ہو پر محترمہ کے نکھرے ہی ختم نہیں ہوتے۔۔اور اب تمھارے موبائل

www.novelsclubb.com

میں ابھی ابھی کی بیس سے زیادہ تمھاری تصویریں نہیں ہوئی ناتو بیٹا میرا نام بھی بازل نہیں۔“

جھپٹ کر اُس کا موبائل پکڑے اُس نے موبائل کی گیلری کھولی جس میں بیس سے تو کئی گنا زیادہ تصویریں تھی محترمہ کی۔

”سیبی۔۔ کس قدر تصویریں لی ہے میں نے وہ بھی ابھی ابھی میں“موبائل کو اُس کے سامنے لہرائے اُس نے ایک ائیبرو اُچکا کر اُسے گھورا جس نے فوراً گڑبڑاتے ہوئے اُس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹا۔

”ہاں تو آپ خود دیکھے ایک بھی تصویر ڈھنگ کی نہیں ہے ان سب میں۔“ اپنے بھائی کی کوئی بات مان لے ایسا تو رمل میڈم کی ڈشنری میں ہی نا تھا۔

”اُف میری بہنا جب تمہیں پتا ہے کہ تمھاری اُس موڈ فریشر کے بغیر ایک بھی تصویر میں جاندار مسکراہٹ نہیں آئے گی تمھاری تو پھو کیوں خود کی اور میری اینرجی ویسٹ کر رہی ہو؟“

اُس کا اُترا منہ دیکھ بازل نے اُسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے چھیڑا جس سے اُسے اپنا ایک اور غم یاد آنے لگا فوراً اُس کا حصار توڑے وہ غصے سے پیچھے ہوئی۔

"وہی تو ہے ساری وجہ۔۔۔اتنا غصہ آرہا ہے نا بھائی مجھے اُس پر کے میں بتا نہیں سکتی۔۔دس دفعہ کہا میں نے اُسے کہ ٹائم پر پہنچ جانا پر نہیں مجال ہے کہ نوال اسفند بیگ کسی کی سُن لے۔۔بس آج آجائے یہ لڑکی اُس کی گردن ہوگی اور میرے ہاتھ۔"

بولنے کے ساتھ ساتھ ہاتھوں کو بھی ہوا میں چلائے کبھی سر کبھی مٹھیاں بھینچے وہ بپھرئی ہوئی شیرنی بنی ہوئی تھی جو اپنے شکار کے آتے ہی اُس پر جھپٹ جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ڈیسنگ سا تیار ہوا بازل فقط سر پکڑ کر رہ گیا گھڑی میں دیکھتے ہوئے وہ ارد گرد بھی نظر دوڑا رہا تھا۔

"بھائییییی کہاں دیہان ہے آپ کا؟میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔"

''آگئی آگئی شکر اللہ کا اب تمھارا موڈ ٹھیک ہو گا۔''انٹرس سے آتی نوال کو دیکھ وہ قدرے زور سے چیخا اور فوراً رمل کا رخ اُسی جانب کیا۔

''کہاں ہے۔۔ جلدی بتائے بھائی۔''فقط اُس کا زکر سنتے ہی وہ سارا غصہ بھولائے زور زور سے گردن گھومانے لگی۔

''افف بھائی کہاں ہے وہ؟''اُس کے پھر چیخنے پر بازل نے اُسکی گردن ٹھیک نوال کی طرف گھومائی۔ جہاں وہ اپنے ماما بابا کے ساتھ میکسی کو دونوں سائٹ سے اوپر کرے جنجھلائی ہوئی اینٹرس سے اندر بڑھ رہی تھی۔رمل کی طرح اُس کی بھی گردن پوری مارکی میں گھوم رہی تھی۔

نوال کی گھومتی ہوئی نظر جیسے ہی رمل کی طرف اُٹھی تو دونوں ایک ساتھ مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف بھاگی۔بے دیہانی میں بھاگتے ہوئے نوال کی میکسی اُس کے پیر میں بُری طرح اُلجھی اور وہ زور سے اُلجھتے ہوتے سائٹ ٹیبل پر رکھے بڑے سے کانچ کے شو پیز کی طرف پھسلی۔

"نوااااال۔" ٹھیک اُس کے پیچھے آتے اُس کے ماما بابا اور اُسی کی طرف بڑھتے ہوئے رمل اور بازل کی ایک ساتھ بے ساختہ چیخ نکلی۔اسفند بیگ اور مسز اسفند کا ہاتھ اُسے بچانے کے لیے ہوا میں ہی منسلک رہ گیا۔ماحول یک دم تبدیل ہو چکا تھا چاروں فرد دم سادھے سانس روکے اپنی جگہ پر کھڑے رہ گئے۔

اِس سے پہلے کہ وہ کانچ سمیت زمین پر گر کر خود کو شدید زخمی کرتی کسی نے اچانک اس کے آگے ہاتھ کیا جس سے وہ ایک انچ کے فاصلے سے کانچ پر گرنے سے بچی۔

"نوال بچے ٹھیک ہو نا؟"

آنکھیں میچے وہ تو زیرِ لب شاید کلمہ پڑھ رہی تھی پر اپنے بابا کی آواز پر اُس نے پٹ سے آنکھیں کھولی ایک انچ کے فاصلے پر کانچ کے شوپیز کو سہی سلامت دیکھ اُسے حیرت ہوئی مطلب کیا وہ بچ گئی؟ یہی سوچتے ہوئے اُس کی نظر اپنے بازو پر دھرے ایک ہاتھ پر پڑی جس کے سہارے وہ گرنے سے بچی ہوئی تھی یہ ہاتھ نا ہوتا تو شاید وہ ابھی خون میں لت پت ہوئی ہوتی۔ اپنی ہی سوچ پر جھرجھری لیتے ہوئے اُس نے اُس شخص کو دیکھنے کے لیے گردن گھومانی چاہی مگر اُس سے پہلے ہی رمل کی گھبرائی ہوئی آواز اُس کے کانوں میں پڑ چکی تھی۔

"نوال تم۔۔ تم ٹھیک ہونا لگی تو نہیں کہیں دکھاؤ مجھے۔" گھبراتے ہوئے رمل نے اُسے کندھے سے تھاما تو وہ بغیر اُس شخص کو ایک نظر بھی دیکھے رمل کے سہارے سیدھی کھڑی ہوئی۔

اُس کے کھڑے ہوتے ہی اُس شخص کے موبائل پر پھر کال آنے لگی جو وہ نوال کو بچانے کے چکر میں کاٹ چکا تھا اسفند بیگ، مسز اسفند اور بازل کو خود کو دیکھتا پاکر اُس نے موبائل کی طرف اشارہ کیا جس پر اسفند بیگ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ گردن کو ہلکی سی جنبش دی تو وہ سر ہلاتے ہوئے ایک نظر اپنی طرف پیٹھ کیے کھڑی اُس لااُبالی لڑکی کے لمبے بالوں پر ڈھالے جلدی میں کال اُٹھائے دوسری طرف چل دیا۔ عین اُس کے موڑنے پر وہ بھی پلٹی تھی مگر تب تک وہ آگے نکل چکا تھا اور اب کے وہ اُس کی پیٹھ دیکھتی رہ گئی وہ اُس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی جس نے

اُسے حادثے سے بچایا تھا شکریہ تو سب ہی ادا کرنا چاہتے تھے مگر کسی سے کچھ کہا ہی نہیں گیا سب اب تک اُسی سوچ میں تھے کہ اگر وہ وقت پر نوال کو نا بچاتا تو۔۔

''نوال بچے کتنی بار کہا ہے آرام سے چلا کرو۔۔ابھی اللہ نا کرے آپ کو لگ جاتی پھر۔'' اسفند بیگ کے لہجے کی نمی دیکھ اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ فوراً اپنے کان پکڑے مسکراتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی۔

''ارے بڑی سینٹی نا ہوئے زیادہ آپ کو پتا تو ہے محترمہ جوش میں ہوش سے کام نہیں لیتی۔۔ جبھی تو میں اِسے کہتی ہو جنگلی عورت ہاہاہا۔''

www.novelsclubb.com

سب کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے رمل نے اسفند بیگ کی طرف بڑھتے ہوئے نوال کو چھیڑا اور آخر میں احتیاطاً تھوڑا پیچھے کھسکی کیونکہ نوال میڈم کا کوئی بھروسہ نہیں تھا اُس بات پر وہ سر بھی پھاڑ سکتی تھی۔اور ایسا ہی ہوا اُس نے جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے رمل کو گھورا پر اِس سے پہلے کہ وہ چیختی بازل بھاگ کر اُن دونوں کے درمیان کھڑا ہوا۔

"اِس کی طرف سے میں سوری کرتا ہو نوال چڑیل۔۔مگر خدارا تم اب عورت عورت کی گردان شروع نا کرنا ورنہ تم نے پھر مجھ اچھے بھلے لڑکے کو عورت بنا ڈھالنا ہے یارررر۔" وہ اس انداز میں گھبرا کر بولا کہ وہاں موجود سب کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔

www.novelsclubb.com

منگنی کی تقریب اپنی پوری آب وتاب سے روا دوا تھی، لڑکی والے آچکے تھے جبھی مار کی پوری طرح مہمانوں سے بھر چکی تھی۔ ہنسی قہقہے ہر جگہ گونج رہے تھے نوال کی تو جان بستی تھی محفلوں میں اپنے ساتھ رمل کو لیے وہ پوری طرح سے فنکشن انجوائے کرنے میں مگن تھی۔ کبھی بازل کو چھیڑنے تو کبھی رمل کو زچ کرنے الغرض وہ پوری طرح سے ایک چھوٹی بچی بنی ہوئی تھی۔۔ مگر مگر دو آنکھیں عجیب

سرد پن لیے اُس کی بچکانہ حرکتوں پر کوفت کا شکار تھی ناجانے کیوں ان دو آنکھوں کواِس لڑکی کی حرکتیں ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی۔

"زہر لگتی ہے مجھے ایسی لڑکیاں جو اپنی بچکانہ حرکتوں سے ہر ایک کی نگاہوں کا مرکز بنتی ہیں۔"

ایک نفرت زدہ سرد نظر اُس کے مسکراتے چہرے پر ڈھال وہ دانت پیستے ہوئے اپنی نظروں کا فوکس اُس پر سے ہٹا گیا۔

www.novelsclubb.com

"رسم شروع ہونے والی ہے جلدی چلو سارے"

دفعتاً ایک شور اُٹھا تھا پوری مارکی میں اور سارے اپنے کیمرے اون کیے سٹیج کی جانب بھاگے جہاں بازل کے ہمراہ ایک پیاری سی لڑکی آنکھوں میں خوبصورت سی چمک لیے کھڑی تھی۔ بازل کی سائٹ رمل اور نوال کھڑی تھی جبکہ حرم کے ساتھ اُسی کی بہنیں تھی۔

"نوال سامنے دیکھو نا تصویر خراب کر رہی ہو تم ساری۔" نوال کو موبائل پر جھکے دیکھ رمل نے اُسے گھورا۔

"یار رپتا نہیں کس کو اس وقت دورے پڑے ہیں۔۔ کال پر کال آئی جا رہی ہے۔"

##

اپنے ڈھیٹ پن کا ثبوت دیتے ہوئے نوال نے تیسری بار کال کٹ کر کے موبائل سائلنٹ پر کیا اور بُرے بُرے منہ بناتے ہوئے کیمرے میں دیکھا ابھی ایک پک کلیک ہی ہوئی تھی کہ اُس کے ہاتھ میں دھرا موبائل پھر وائبریٹ ہونے لگا سامنے والا شاید ماہا ڈھیٹ تھا دانت پیستے ہوئے اُس نے اپنے ایک ہاتھ میں پکڑی تھال جس میں خوبصورتی سے رنگ سجائی گئی تھی زور سے رمل کے ہاتھ ہر رکھے وہ فل غصے میں موبائل کو گھورتے ہوئے رش کو چیرے اسٹیج سے قدرے دور جانے لگی پیچھے رمل اُسے زور زور سے آوازیں دیتی ہی رہ گئی مگر اُس کا تواب پارہ ہائی ہو چکا تھا۔ تھوڑی دور پہنچ کر اُس نے انتہائی غصے میں موبائل کی سکرین سامنے کی جہاں ابھی بھی رونگ نمبر سے کال جگمگا رہی تھی۔ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر اُس نے دانت پیستے ہوئے کال ریسیو کی۔

"نہیں میں کوئی پرائم مینیسٹر ہو یاٹرافک پولیس ہو جو میرے کال ناأٹھانے سے ملک کانظام درہم برہم ہو جائے گا یاراستے سارے بلوک ہو جائے گے جو مجھے کالز پر کالز کیے جارہے ہیں۔۔ارے جب بندہ کال نہیں اُٹھارہا تو سمجھ جائے وہ بزی ہے پر نہیں جی آپ نے توڈھیٹ پن کی انتہا کرنی ہے نا۔۔اب بولے بھی کیامسئلہ ہے۔"

لمبی تقریر کے بعد خاموش ہونے پر ٹون ٹون کی آواز گونجی تھی مطلب سامنے والا اُس کی بک بک سے تنگ آئے کال رکھ چکا تھا۔موبائل سامنے کیے اُس کا دل کیا کہ سامنے والے کامنہ توڑدے۔سختی سے موبائل ہاتھ میں دبوچے اُس نے ہوامیں ہاتھ اُٹھایا بس نہیں چلا کہ کھینچا کر دور پھینکے موبائل کو پر ضبط کرتے ہوئے اُس نے لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور پیچھے سٹیج کی جانب دوڑی۔

"افففف یار کیا مسئلہ ہے۔۔" اپنے سامنے لوگوں کا پورا ہجوم دیکھ اُس کا سر گھوما تھا۔ ڈھونڈھنے سے بھی اُسے سٹیج پر چڑھنے کی کوئی جگہ نہیں ملی ہر طرف لڑکے عورتیں دیوار کی صورت کھڑے تھے۔ لڑکوں کی وجہ سے وہ دھکم دھکی میں گھس بھی نہیں سکتی تھی۔

"آنٹی زرا سائیڈ پر ہوئیے گا پلز۔۔" سامنے سے ایک عورت کو دیکھ اُس نے ایک قدم آگے بڑھایا مگر اُسے فوراََ ہی ہڑ بڑا کر قدم واپس کھینچنا پڑا کیونکہ وہ آنٹی تو سائٹ پر ہو گئی تھی مگر اُن کے آگے ہی بہت سے لڑکے کھڑے تھے۔

لائیٹ سا میوزک ہر طرف سے آتی آوازوں کو دبا رہا تھا۔ مارکی کی لائیٹز بلکل ہی مدھم تھی۔ ساری لائیٹز کا فوکس سٹیج کے بیچوں بیچ کھڑے کپل پر تھا۔ بے بسی سے

لب کتلے وہ ایک سٹیپ پیچھے ہوئی کتنی ہی صلواتیں تو وہ رمل اور بازل کو سنا ہی چکی تھی۔جو صرف سر گھوما گھوما کر اُسے ڈھونڈ رہے تھے۔

"بیٹا دیر ہو رہی ہے رنگ پہناؤ جلدی۔"حرم کے بابا کی آواز پر بازل اور رمل کی گردن ایک بار پھر پوری مارکی میں گھومی مگر مدھم روشنی میں نوال انہیں کہیں نظر نا آئی۔اپنی بہن کے بغیر وہ کسی صورت رنگ نہیں پہنا سکتا تھا۔

"انکل وہ بس دو منٹ۔"حرم کے مسکراتے چہرے کو دیکھے بازل نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر حرم کے بابا پھر اُس کی بات کاٹ گئے۔

"بازل بیٹا سب مہمان انتظار کر رہے ہیں اچھا نہیں لگتا جلدی کرو نا آپ۔" ان کے کہنے پر اُس نے سامنے دیکھا تھا جہاں پورا ہجوم اُس کے رنگ پہنانے کا منتظر تھا گردن گھوما کر اُس نے رمل کی طرف دیکھا جس کا خود منہ اُترا ہوا تھا۔

"بازل۔۔" حرم کی ہلکی سی سرگوشی پر دونوں بہن بھائی نے بے بسی سے رنگ کو دیکھا اور بازل نے سختی سے رنگ اُٹھالی۔اُس کے رنگ لیتے ہی ہوٹنگ ہوئی تھی پوری مارکی میں۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف شور کی آواز پر نوال کا دل کیا کہ کال کرنے والے کو ختم کر دے۔سامنے ہی دیکھے ایک دم اُس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے اُس نے ایک سٹیپ سٹیچ کی سیڑھی پر لیا اور احتیاط سے موبائل کا کیمرہ اون

کیے اُسے زوم کیا اور ہاتھ کو اونچا کرے ویڈیو بنانے لگی اب کیمرہ میں وہ سامنے کا منظر بامشکل ہی سہی مگر دیکھ پارہی تھی۔

ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ ایک دھکہ لگنے پر نوال کا پیر ڈس بیلنس ہوا اور وہ سیڑھی سے نیچے لڑکھڑائی مگر اُس کے گرنے سے پہلے وہی شخص اُس کی موبائل سمیت ہوا میں منسلک کلائی تھام چکا تھا۔ابھی وہ سنبھلی بھی نا تھی اُس سے پہلے ہی وہ شخص اُس کی کلائی چھوڑے اُس کا موبائل اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

فقط دو سیکنڈ کی کاروائی تھی اور تھوڑی دور کے فاصلے پر کھڑی وہ منہ کھولے اُس شخص کو تک رہی تھی جو بڑے دھرلے سے اُس کا موبائل چھینے اب اطمینان سے اُسی کے موبائل میں ہاتھ اوپر کیے ویڈیو بنارہا تھا۔دلفریب خوشبو کی مہک اُسے اپنے ارد گرد محسوس ہوئی۔خوشبوؤں کی تو وہ پہلے ہی دیوانی تھی اب یہ دماغ کو سکون

پہنچاتی مہک اُسے پاگل کر رہی تھی۔ بے تحاشہ تالیوں اور ہوٹنگ کی آواز پر اُس کا سکتہ ٹوٹا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب تہس نہس کر دے۔ سر پر بے تحاشہ بل اور آنکھوں میں غصہ بھرے وہ بلیک شرٹ میں موجود اُس کی پشت کو گھور رہی تھی۔ اِس انتظار میں کہ جیسے ہی وہ پلٹے گا وہ اُس کی خوب کلاس لے گی۔ مگر وہ ارد گرد محسوس ہوتی خوشبو اُسے بار بار آنکھیں بند کیے خود کو محسوس کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔ دوسری طرف وہ موصوف تو ویڈیو بند کیے بغیر موڑے اپنے موبائل پر مصروف ہو چکے تھے۔ میوزک روک چکا تھا ہر طرف مبارکباد کی آوازیں گونج رہی تھی۔ مگر لائیٹس اب بھی مدھم تھی۔

www.novelsclubb.com

"مسٹر میرا موبائل دینا پسند کرے گے آپ۔۔ جیسے بڑے دھڑلے سے آپ چھین چکے تھے۔" وہ جو ابھی ابھی آئی ہوئی ضروری میل پڑھنے میں مصروف تھا

پیچھے سے آتی آواز پر بغیر موڑے موبائل دینے کے لیے ہاتھ پیچھے کیا۔ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر نوال اُس کے ہاتھ سے موبائل چھین چکی تھی۔

''بے شک آپ نے میری ہیلپ کی ہیں۔۔۔پر یوں کسی بھی لڑکی کے ہاتھ سے اُس کا موبائل چھیننا کسی بھی شریف لڑکے کو زیب نہیں دیتا۔''عقب سے آتی غصے بھری آواز پر اُس کی سکرین پر چلتی انگلیاں تھمی۔کوفت سے آنکھیں گھمائے وہ پیچھے موڑا جہاں وہ شہدرنگ آنکھوں میں غصہ بھرے اُسے ہی گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

''آئی تھینک یوں سرے عام لڑکوں کے ہجوم میں کھڑے ہو کر ویڈیو بنانا کسی بھی خوبصورت لڑکی کو زیب نہیں دیتا۔''

ایک قدم اُس کی طرف لیتے ہوئے وہ زرا سا جھک کر رازداری سے بولا۔ جھکنے پر خوشبو کا زور اور تیز ہوا تھا جو نوال کو مزید اپنے سحر میں جکڑ گیا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بے دہانی میں کچھ غلط بول گیا تھا۔ مدھم روشنی میں وہ تو اُسے صاف دیکھ پا رہا تھا۔ مگر نوال کو ابھی تک اُس کی فقط آنکھیں ہی دیکھ پائی تھی جن میں ایک عجیب سا سرد پن تھا۔

''اوہ ہیلو مسٹر یوں کھلے عام کسی بھی شریف لڑکی سے فلرٹ کرنا بھی کسی اچھے لڑکے کو زیب نہیں دیتا۔''اُس کی بھڑکتی آواز پر اُس شخص کا دماغ بھک سے اُڑا۔ مطلب وہ اور فلرٹ کرے گا لا حولا ولا۔

''استغفرُاللہ۔۔۔ محترمہ اِس قدر خوش فہمیاں پالنا بھی کسی بھی لڑکی کو زیب نہیں دیتا''۔ ماتھے پر بل ڈھالے اِس بار وہ قدرے تیز بولا۔

www.novelsclubb.com

اُس کی دھاڑ پر نوال نے ایک قدم پیچھے لیا مدھم روشنی میں وہ اُسے عجیب و غریب ہیولہ ہی معلوم ہو رہا تھا۔ مگر ڈر لگنے پر بھی ہار نا تو نوال بیگ نے سیکھا ہی نا تھا اِدھر اُدھر دیکھے وہ پھر خود کو لڑنے پر تیار کر رہی تھی۔ جبکہ وہ شخص آنکھوں میں سرد پن لیے پھر سے آتی میل کھول چکا تھا۔

"ایکسکیوز می مسٹر۔۔!! بات سُنے میری آپ ہی نے۔۔"اُس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ ماتھے پر بل ڈھالے ہاتھ اُٹھائے اُسے روک چکا تھا۔

"آئی ایم نوٹ انٹریسٹیڈ اِن لیسنگ یو۔"

" I’m not interested in listening you..!!"

ایک تیز ہوا کا جھونکا چلا تھا اور وہ موبائل پر آتی کال اُٹھائے اُس کے برابر سے نکلتا چلا گیا۔ پیچھے وہ صدمے سے منہ کھولے اُس کی پشت کو گھورتی رہ گئی۔ مطلب اتنی بڑی بے عزتی وہ کیسے اِس طرح اُسے شیٹ آپ کال دے کر جا سکتا تھا۔ اُس شخص کے دور جانے پر خوشبو کا زور بھی کم ہونے لگا جو اُس مہک کی دیوانی کو مزید غصہ دلا گیا۔

"نوال کہاں تھی یارررر۔ کب سے پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈ رہے تھے ہم اڈیٹ بتاتی تو سہی کہ یہاں ہو۔" رمل کی ہانپتی آواز پر وہ صدمے سے نکلی۔ خود کو کمپوز کرتے ہوئے وہ منہ بنائے بغیر موڑے ہاتھ باندھ گئی ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ اتنی بے عزتی اور اُس مہک کے دور جانے پر دھاڑے مار مار کر روئے۔

"لڑکی تم سے بات کر رہی ہو کوئی بھوت وت تو نہیں چڑ گیا۔۔ کہاں گم ہو۔"

بلکل اُس کے قریب جا کر رمل نے اُسے خود کی طرف کھینچا مگر وہ پھر اپنا چہرہ اُس کی طرف سے موڑ گئی۔اُس کے انداز پر رمل نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔ایک دم ساری لائیٹس کھولی تھی اور مارکی پھر سے روشنیوں میں نہا گئی۔

"لڑکیسی سوری نا یار۔۔ تمھیں پتا ہے بھائی نہیں پہنارہے تھے تمھارے بغیر رنگ مگر انکل کے فورس پر انھیں پہنانی پڑی یار۔۔"کان پکڑے رمل نے پھر اُس کا چہرہ اپنی جانب موڑا اس بار نوال نے اپنا چہرہ نہیں ہٹایا بس اپنی شہد رنگ آنکھیں موڑی تھی جن میں آنسو کا ایک موتی بھی تھا۔

"ارے نوال۔۔۔ کیا ہو گیا ہے ایک لگاؤ گی میں۔۔زیادہ ڈرامہ نا کرو ٹھیک کرو منہ اپنا بھائی بُلا رہے ہیں جلدی کرو۔۔" ڈپٹتے ہوئے رمل نے اُسے آنکھیں دکھائی تو وہ بغیر کچھ بولے اُس کے گلے لگ گئ۔

"نوال۔۔۔ نوال کیا ہو گیا ہے۔۔ نوال۔" سہی معنوں میں جان نکلی تھی رمل کی اور وہ زور سے آنکھیں میچے خود کو کمپوز کر رہی تھی اب اُسے کیا بتاتی کہ وہ ایک انجان شخص کے اگنور کرنے پر دُکھی ہے اور ہوتی بھی کیوں نا اُسے اس طرح اگنور کبھی کسی نے کیا ہی کہاں تھا جو آج وہ شخص بڑے دھڑلے سے کر گیا تھا۔

"نوال میری جان ڈرا نہیں یار ر۔۔" ڈری سہمی آواز پر اُس نے فوراً آنکھیں کھولی شہد رنگ آنکھوں میں اچانک ہی شرارت ناچی تھی۔ مسکراتے ہوئے وہ اُس کے کان کے قریب جھکی۔

www.novelsclubb.com

''وہ کیا ہے نا۔۔میں یہ سوچ رہی ہو کہ بازل بھائی کے بعد تیری شادی کا نمبر ہے۔۔یاررر میں تیرے بغیر کیسے رہو گی۔۔میں تجھے کسی کے ساتھ شئیر تھوڑی کر سکتی ہو ہاہاہاہا۔''ایک تھپڑ لگا تھا سیدھا نوال کی کمر پر ساتھ رمل کی غصے بھری آواز گونجی۔

''نوال آئی ویل کیل یو...یو ایڈیٹ۔''

رمل کی پکڑ سے پہلے ہی وہ اپنی میکسی سنبھالے زور سے بھاگی رمل بھی سپیڈ سے اُس کی طرف دوڑی۔ہنستے ہوئے ایک دوسرے کی پیچھے بھاگ کر وہ دونوں سٹیج پر پہنچی جہاں بازل اور حرم کا فوٹو شوٹ ہو رہا تھا۔نوال بھاگ کر بازل کے پیچھے چھپی۔

"بازل بھائی بچالے پلز۔۔یہ چڑیل جان لے لے گی میری ہاہاہا۔"

"اُس چڑیل سے پہلے میں تمھاری خبر لیتا ہو سامنے آؤ زرا۔" زور سے اُس کا کان پکڑے بازل نے اُسے سامنے کیا۔ تھوڑی دور ہی رمل مصنوعی غصے سے اُسے گھور رہی تھی۔

"اب بتاؤ کہاں غائب ہو گئی تھی۔۔پتا بھی ہے کتنا انتظار کیا میں نے تمھارا۔"

"یار بھائی پتا نہیں کس کو دورے پڑے تھے کالز پر کالز آرہی تھی۔۔وہی دیکھنے گئی اور واپس آئی تو راستے سارے بلوک پھر مجبوراً مجھے وہیں کھڑا رہنا پڑا" ڈیٹیل بتاتے

www.novelsclubb.com

ہوئے اُس کے سامنے اُس شخص سے ہوئی ملاقات گھومی جسے سوچ نوال کا منہ تک کڑوا ہوا۔

"اوہہ اچھا تو کال تھی کس کی۔۔" اُس کے کان چھوڑے وہ پھر بولا۔

"پتا نہیں بھائی میری بک بک سنے جو بھی تھا کال کاٹ چکا تھا۔" رمل کو آنکھ مارے وہ بازل کو جواب دے رہی تھی دیہان پورا پورا رمل پر تھا۔ جو لا تعلق بننے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔

"ہاہاہا نوال لڑکی تم کسی کو نا بخشنا۔۔ کال کرنے والا بھی تم سے ڈر گیا۔۔ ہاہاہاہا" اِس بار حرم نے بھی باتوں میں حصہ لیا۔

''اچھا ہے نابھا بھی اُس کی وجہ سے میں نے رنگ سیر یمنی مِس کر دی۔۔دل تو کر رہا ہے گلہ دبا دوں اُس کا۔'' دانت پر دانت جمائے وہ اپنے ہاتھ بھی گلا دبانے کے سٹائل میں اُوپر اٹھا گئی۔

ہاتھ اوپر کرنے سے وہیں مہک کا جھونکا اُس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا اُس نے چونک کر اپنے ہاتھ کو دیکھا جس میں فقط اُس کا ایک موبائل ہی تھا۔ایک سیکنڈ لگا تھا اُسے سب سمجھنے میں اور وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر موبائل کو اپنے چہرے کے قریب لے گئی۔ لمبی سانس اندر کھینچے وہ کسی نشے کی طرح موبائل سے آتی خوشبو کو اپنے اندر اُتار رہی تھی۔

بازل اور حرم کسی دوست سے ملنے میں مصروف ہو چکے تھے جبکہ رمل سائٹ پر ہی کھڑی موبائل پر جھکے اُسے فُل اگنور کرنے کے چکر وں میں تھی۔ موبائل کو مضبوطی سے تھامے وہ رمل کی طرف بھاگی۔

”رمل یارررریہ دیکھ کتنی پیاری سمیل ہے یہ یارر افف۔۔“ اُسے خود کی طرف گھومائے وہ دیوانہ وار خوشبو کو اپنے اندر اُتار رہی تھی۔

”مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔ پلز ڈونٹ ڈسٹرب میی۔“

"اُفف رمل میری جان یہ لڑائی ہم بعد میں کنٹینیو کرے گے ابھی بات تو سن میری۔" وہ دونوں سٹیچ کے سائٹ پر کھڑی بحث میں مصروف تھی۔ رش اب کھانا لگ جانے سے قدرے کم ہو چکا تھا۔

"اوکے بکووو۔" اُس کی آکسائیڈمنٹ پر رمل نے نا چاہتے ہوئے بھی ہار مان لی مگر منہ ابھی بھی بنا ہوا تھا۔

"یاررر رمل یہ خوشبو چیک کرو۔۔۔میں پاگل ہو رہی ہوں اِس کی مہک سے۔" جوش سے وہ موبائل کو رمل کے ناک کے قریب لے گئی۔

"امیزنگ یارر۔" رمل کو بھی خوشبو واقعی امپریس کر گئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"رمل یار رمجھے نہیں پتا مجھے یہ پرفیوم چاہیے ہیں۔۔کسی بھی طرح۔"

"اوہ خوشبو کی دیوانی اتنی پاگل کیوں ہو رہی ہو پہلے ہی بھر بھر کے پرفیوم رکھے ہے تمھارے پاس لے لینا یہ بھی۔۔"اُس کے جوشیلے پن پر رمل نے رکھ کر ایک تھپڑ اُس کے سر پر لگایا۔

"وہ ہوگے جتنے بھی ہیں پر یہ مہک مجھے اپنے سحر میں جکڑ رہی ہے۔۔مجھے نہیں پتا رمل بس مجھے یہ چاہیے ہیں۔"موبائل والے ہاتھ کو وہ اب تک اپنے قریب کرے ہوئے تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بابا۔۔پہلے یہ تو بتاؤ کہ یہ موبائل پر آئی کیسے۔۔اور نام کیا ہے پرفیوم کا۔"

رمل کے پوچھنے پر پھر اُسے اُس شخص سے ملاقات یاد آئی جس پر پھر اُس کا منہ بگڑا مگر فقط خوشبو کو یاد کیے وہ اسے یے تک تھوڑی دیر پہلے والی ساری داستان اُسے بتا گئی۔

(حال)

اندھیری سرد رات میں وہ اپنے روم کی بالکونی میں کرسی پر آرام دہ انداز میں بیٹھا چاند کو تکنے میں مصروف تھا دونوں پیر اوپر اُٹھائے سامنے رکھی ٹیبل پر رکھے تھے۔ سر کو پیچھے کی جانب گرائے اُس کی گہری آنکھوں میں ہزاروں سوچیں گردش کر رہی تھی۔ ہوا سے اُڑتے بال اُس کے سر پر بکھر رہے تھے جنھیں وہ ماتھے سے ہٹانے کی کوشش تو بلکل نہیں کر رہا تھا۔ ہاتھ یک ٹک سر کے پیچھے بندھے تھے۔ اپنی سوچ کے درمیان تو اُسے خود کی مداخلت بھی ناگوار گزرتی تھی۔

”میجر صاحب کیا آپ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر مجھ ناچیز کو دے سکتے ہیں؟“

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مسکراہٹ بکھری تھی سنان کے چہرے پر بس ایک وہی تو تھا جس کی مداخلت سنان خان کو کبھی ناگوار نہیں گزرتی تھی۔ایک ہاتھ میں کافی کی ٹرے پکڑے دوسرے ہاتھ کو کمر پر باندھے وہ زرا سا جھک کر ہلتی ہوئی ٹرے کو سنبھالنے کے چکروں میں تھا۔

"رائیڈر صاحب اگر میں منع کر دو تو کیا آپ بغیر میرا اٹائم لیے چلے جائے گے یہاں سے۔"سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے اُس نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا جس پر حنان زور سے ٹرے رک چکا تھا۔

"بلکل بھی نہیں۔۔!! یو نو نا میجر صاحب حنان خان کو کسی بات سے انکار کرنا سنان خان کے بس کی بات نہیں۔" ساتھ رکھی کرسی پر دھپ سے بیٹھے وہ سنان کو دیکھے ایک آنکھ ونک کر گیا۔

"اللہ اکبر۔۔!! خوش فہمیاں عروج پر ہے حنان صاحب آپ کی۔" مسکراہٹ دبائے وہ بھاپ اُڑاتا کافی کا کپ ہاتھ میں اٹھا گیا۔ اُس کے ماتھے پر بال اب بھی بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے۔ سیاہ آنکھیں شدید نیند کی خماری میں ڈوبی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"خوش فہمی نہیں بھائی۔۔ غرور ہے یہ میرا۔" اکڑ کر کہتے ہوئے وہ بھی اپنا کپ اُٹھا چکا تھا۔ اُس کی صاف گوئی پر سنان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"میرے حنان کا یہ غرور سنان خان کبھی نہیں توڑے گا۔"

"آئی نو ویری ویری ویل بھائی۔" فرضی کالر جھاڑنا نہیں بھولا تھا حنان صاحب اپنے۔

"اچھا وہ سب چھوڑے یہ بتائے اب تو نہیں جانا نا آپ نے کہیں۔۔ دیکھے میں بتا رہا ہو اب ایک مہینے تک میں نے کہیں نہیں جانے دینا آپ کو۔" کافی کے سیپ لیے وہ سامنے بیٹھے میجر کو وارن کر رہا تھا۔

”ہاہاہاحنان ایک مہینے کی بات کر رہے ہو مجھے کل ہی جانا ہو گا ہیڈ آفس سے کال آچکی ہے۔“ ہنستے ہوئے اُس نے نفی میں سر ہلایا۔ کافی کا کپ ہنوز اُس کے ہاتھ میں تھا جس میں سے وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد گھونٹ بھر رہا تھا۔

”کیا یار ربھائی یہ کیا بات ہوئی۔۔ آج ہی تو آئے ہے آپ اور کل واپس یہ ناانصافی ہے یار۔۔“ صدمے سے وہ کافی کا کپ ہی ٹیبل پر پٹک چکا تھا۔

”حنان کہیں جا تھوڑی رہا ہو یہیں ہیڈ آفس تک جاؤں گا۔ ایک دو گھنٹے میں واپس آجاؤں گا۔۔۔ پھر سارا وقت تمھارا۔“ بلکل ہلکا لہجہ سامنے والے کو قائل کرنا بہت اچھے سے آتا تھا سنان خان کو۔

"او کے پھر ٹھیک ہے۔" کافی کا کپ اٹھائے وہ پھر کرسی سے ٹیک لگا گیا۔

"بھائی ایک بات پوچھو۔" تھوڑی دیر بعد اپنے سے بڑے بھائی پر نظر جمائے حنان اپنی اُلجھن کو آج سلجھانا چاہتا تھا۔

"ہمم" تاروں سے بھرے آسمان کو تکتے ہوئے وہ فقط سر کو ہلکی سی جنبش دے گیا۔

"بھائی آپ کو پاک فوج سے نفرت ہے مگر پھر بھی آپ بابا کی طرح فوج میں کیوں گئے۔" رنگ بدلا تھا سنان کی آنکھوں کا ایک سرد پن تھا جو گہری آنکھوں میں ٹھاٹے مارنے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے اِس ملک کی فوج سے نفرت ہے۔۔شدید نفرت!! نا کے اِس ملک سے یہ ملک سنان خان کی جان ہے۔"نہایت مختصر جواب دیے وہ جبڑے بھینچ چکا تھا۔آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی جو حنان کو بھی خوف کا شکار کر گئی۔وہ آج تک نہیں جان پایا کہ اُس کے بھائی کو پاک فوج سے اتنی شدید نفرت آخر کیوں ہے۔

(حال)

سردیوں کی ایک حسین شام شہرِ اسلام آباد میں اُتر چکی تھی۔ بارش نے آج پھر زور پکڑا تھا جو کہ صبح سے برستے ہوئے اب تھم چکی تھی۔ مگر وہ اپنی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں پورے شہر میں پھیلا گئی تھی۔ سورج ڈوب کر چاند کو اُبھار چکا تھا اور تاریں اُفق پر اپنی چادر پھیلائے روحِ زمین پر پھرتے انسانوں کو اپنے سحر میں جکڑ رہے تھے۔ شہر کے لوگ دل فریب موسم کو محسوس کرنے اسلام آباد کی لمبی لمبی سڑکوں پر نکل چکے تھے۔ شہر کی طرح وہیں ایک کالونی کے گھر میں بھی حسین شام اُتری تھی۔ ہنسی قہقہوں کی آوازیں گھر کے باہر تک گونج رہی تھی۔

فل سپیڈ سے کار چلاتے ہوئے اُس نے اُسی گھر کے باہر کار کو بریک لگائی۔ ساتھ بیٹھے اسفند بیگ نے گردن ترچھی کر کے اُس کی طرف نظر ڈھالی جو بغیر کسی تاثر کے سامنے سڑک کو گھور رہی تھی دونوں ہاتھ اب بھی کار کی سٹیرنگ پر مضبوطی سے دھرے تھے۔

"نوال بچے اندر چلے۔"

فرنٹ سیٹھ پر بیٹھے اسفند بیگ کی آواز پر وہ بغیر کچھ بولے سٹیرنگ چھوڑے کار کی سیٹ پر سر ٹکا گئی۔ نظروں کا فوکس اب کار کی چھت تھا۔ بیک ویو میرر سے نظروں کا تبادلہ ہوا تھا اسفند بیگ اور مسز اسفند کے درمیان اور اسفند بیگ آنکھوں سے اُنہیں تسلی دے گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

”جانے والوں کے ساتھ زندگی جینا نہیں چھوڑا جاتا نوال۔“

”جانے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا مگر اُن کے بغیر جیا بھی تو نہیں جاتا نا بابا۔“

اُسی پوزیشن میں وہ روانی سے کہہ تو گئی تھی مگر فوراً ہی اپنی شہد رنگ آنکھوں کو زور سے بند کیے سیدھی ہوئی وہ کیا کر رہی تھی یہ سب وہ خود کے ساتھ اپنے ماما بابا کو تکلیف نہیں دے سکتی تھی بسس اب اُسے اپنے ماما بابا کے لیے ہی یہ کڑوا گھونٹ پینا تھا۔

"چلیے ماما بابا دیر ہو رہی ہے۔" سیٹ بیلٹ ہٹائے وہ کار کا دروازہ کھول چکی تھی۔ دوسری طرف وہ دونوں بھی عجیب بے بسی لیے باہر نکل آئے۔

بلیک جینز اور ڈارک پرپل لانگ فراک پر بلیک ہی لیدر کی جیکٹ پہنے پرپل سٹالر کو مفلر کی طرح گلے کے گرد لپیٹے بالوں کو پونی ٹیل میں قید کیے وہ اپنے ماما بابا کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا جگہ جگہ سارے رشتے دار برائیاں کرنے میں مصروف تھے۔

www.novelsclubb.com

بلیک جو گرز میں مقید نوال نے جیسے ہی اپنا پیر آگے بڑھایا تو بہت سے لوگوں کی نظریں اُس طرف اُٹھی تھی۔ کسی کی نظر میں حیرانگی تو کسی کی نظر میں خوشی تھی۔ اسفند بیگ اور مسز اسفند مہمانوں سے ملنے اگے بڑھ چکے تھے جبکہ نوال کا دل کیا کہ وہ اِس محفل سے غائب ہو جائے۔۔ عجیب وحشت، ادھوراپن محسوس

ہوا تھا اُسے۔اپنے کزنز کے پورے ٹولے کو خود کی طرف بڑھتا دیکھ اُس نے فوراً خود کو کمپوز کیا۔

”نوال تم۔۔ کیا تم واقعی یہاں ہو۔۔اوہ گوڈ ہمیں یقین نہیں آرہا کہ تم منظرِ عام پر آچکی ہو ورنہ ہمیں تو لگا تھا کہ تم خود کو سات پردوں میں ہی چھپا کر رکھو گی ہاہاہاہا۔“

بہت سے لڑکوں اور لڑکیوں کے ہجوم میں جو کہ نوال کے کزنز ہی تھے ایک لڑکی نہایت جوش سے طنز کر گئی باقی سارے بھی اُس کی بات پر ہنسے تھے بس کچھ لڑکیاں تھی جو خاموشی سے نوال کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر بلا کی بیزاریت تھی۔

"ویسے اتنے وقت بعد ہم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہو گی نا تمھیں۔۔افٹر آل تمھارا پردہ جو ٹوٹا ہے اتنے سالوں کا۔۔ہاہاہا" اُسے خاموش ہی دیکھ وہی لڑکی پھر بال جھٹکتے ہوئے زہر اُگل گئی۔باقی سب بھی نوال کی طرف ہی متوجہ تھے۔

"کافی وقت بعد بھی آپ سب سے مل کر مجھے زرا سی بھی خوشی نہیں ہوئی۔۔ایسکیوز می۔" بیزاریت سے کہے وہ زرا سا بھی مسکرائے بغیر سب کے بیچ سے نکل پڑی۔پیچھے وہ سارے منہ کھولے اُس کی پشت دیکھتے رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

"یار تمھیں کیا ضرورت تھی یوں بولنے کی۔۔اتنے وقت بعد تو آئی تھی وہ یہاں زرا اچھے سے بات کر لیتی۔"ان میں سے ایک لڑکا اُسی لڑکی کو دیکھ کر بولا۔

"اوہ پلززززز۔۔۔میں نے کچھ غلط نہیں کہااور اُس کا ایٹیٹیوڈ دیکھ رہے ہو تم جیسے تو پتا نہیں کون سے تیر مار لیے۔" وہیں لڑکی پھر زور سے بولتے ہوئے واک اوٹ کر گئی۔

"یار نوال کتنا بدل گئی ہے پہلے تو محفلوں کی جان ہوا کرتی تھی وہ اب تو اُس کے چہرے پر سمائل تک نہیں ہے۔" دور نوال کو سپاٹ چہرہ لیے موبائل پر مصروف دیکھ ایک دوسری لڑکی بولی تو باقی سب بھی سوچ میں پڑھ گئے۔

www.novelsclubb.com

تھوڑا وقت سرکا تھا مہمان سارے اب بھی ایک دوسرے میں مگن باتوں میں مصروف تھے نوال بھی تھوڑا دور صوفے پر بیٹھی موبائل پر جھکی ہوئی تھی۔اپنے تایا چاچا وغیرہ سے وہ مل چکی تھی مگر خواتین سے ملنے کا تکلف اُس نے زرا بھی نہیں کیا

تھا۔ بہت سے لوگوں کے منہ سے وہ اپنے لیے بہت سی باتیں بھی سُن چکی تھی پر اُسے اب کوئی فرق نہیں پڑتا تھا بغیر کسی تاثر کے وہ وہاں ہو کر بھی نا تھی۔

"نوال بیٹا یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو آپ؟" بڑے تایا کے آنے پر وہ موبائل بند کیے احتراماً کھڑی ہو گئی۔

"ایسے ہی تایا ابو۔" کندھے اُچکاتے ہوئے وہ کمر کے پیچھے ہاتھ باندھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا ساری ینگ جنریشن نے اوپر چھت پر انتظام کیا ہے آپ کو بھی بُلا رہے ہے وہ لوگ آپ بھی چلی جاؤ اوپر ہی۔" نہایت پیار سے کہتے ہوئے وہ نوال کے سر پر ہاتھ پھیر گئے۔

”نہیں تایا ابو میں یہیں ٹھیک ہو۔“ یہ پہلی مرتبہ تھا جب نوال کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ اُبھر کر مدھم ہوئی۔

”ارے کہاں ٹھیک ہو۔۔ یہاں اکیلی بور ہو رہی ہو کب سے۔۔۔ ماہم بیٹا ادھر آئے۔“ نوال سے کہتے ہوئے اُنھوں نے اپنی بیٹی کو آواز دی جو وہیں سے گزر رہی تھی۔

”بیٹا نوال آپی کو بھی اپنے ساتھ چھت پر لے کر جاؤ اور دھیان رکھنا انھیں کوئی مسئلہ نا ہو۔“ نوال کے نانا کرنے پر بھی وہ اُس کا ہاتھ پکڑے سیڑھیوں کے قریب لے گئے۔

www.novelsclubb.com

”نوال آپی چلے نا۔۔اتنا مزہ آئے گا اوپر آپ کو تو پتا ہے ناہر دعوت وغیرہ پر ہم سب کزنز چھت پر کتنی مستیاں کرتے ہے۔“

وہ تھوڑی چھوٹی لڑکی جوش سے کہہ رہی تھی مگر نوال اب تک سیڑھیوں کو گھور رہی تھی وہ یہاں پورے دو تین سال بعد آئی تھی پُرانے سارے منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔

”اوہ تو ایٹیٹیوڈ کو سائٹ پر رکھے نوال بیگ آہی گئی اوپر۔“

www.novelsclubb.com

گول دائرے کی صورت میں سب کے درمیان بیٹھی وہیں لڑکی پھر نوال کو سامنے سے آتا دیکھ اپنی زبان کے جوہر دکھا گئی ابھی وہ اور بھی کچھ بولتی مگر سب کی گھورتی ہوئی نظر خود پر دیکھ وہ منہ بنا کر رہ گئی۔

"آجاؤ نوال ہم گیمز کھیلے گے۔"

"ہاں جلدی سے آجاؤ پھر ہم ٹیم باٹتے ہے۔" بہت سے آوازیں ایک ساتھ نکلی تھی ماہم بھی بھاگ کر سب کے ساتھ زمین پر دائرہ میں اپنی جگہ بنا گئی۔

"آپ لوگ کھیلو میں یہیں ٹھیک ہو۔" سہولت سے انکار کرے وہ تھوڑی دور رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"پر نوال تمھیں تو گیمز کھیلنا اتنا پسند تھا تو اب کیوں نہیں۔"

"پسند تھا اب نہیں پسند۔"

"یار ر اتنا ٹائم کیوں ضائع کر رہے ہو تم دائم۔۔۔نوال تمھیں آنا ہے تو آجاؤ ورنہ ہم سٹارٹ کر رہے ہیں۔"اُسی لڑکی کی تیز آواز پر نوال آنکھیں گھوماتی ہوئی بیک سے ٹیک لگا گئی۔

ہنسی قہقہے گونجنے لگے تھے چھت پر وہ سارے سب بھولائے پاگلوں کی طرح کھیل رہے تھے کوئی کسی کی مزاق بنا کر ہنس رہا تھا تو کوئی کسی کو ڈرا کر۔۔۔ عجیب وغریب

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پوز میں پکچرز کھینچے وہ خود اپنی تصویروں پر ہنس رہے تھے۔نوال جو کب سے بے دل بیٹھی ہوئی تھی اُسے یہ رونقیں زہر لگنے لگی اُسے کوفت ہو رہی تھی اِن سب سے جھٹکے سے کرسی چھوڑے وہ قدرے دور چھت کے ایک کونے کی طرف دوڑی۔آسمان کی طرف چہرہ کیے وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

”ایک تیرے نا ہونے سے مجھے میری دنیا ویران لگتی ہے۔“

چاند اور تاروں پر نظر جمائے بہت ہلکی سی سرگوشی نکلی تھی لبوں سے اور پھر لب بھینچ لیے گئے نہایت سختی سے۔ایک سیکنڈ کے لیے شہد رنگ آنکھوں کے بند ہونے سے آیک آنسو جلدی سے بہا تھا جسے وہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی ہتھیلی سے صاف کر گئی۔پیچھے ہنسی قہقہے اب بھی عروج پر تھے کسی کو کوئی خبر نہیں تھی کہ انھیں میں موجود ایک مضبوط دیکھنے والی لڑکی کس قدر اذیت میں ہے۔وہ اتنے

لوگوں کی محفل میں رہ کر بھی بلکل تنہا ہے۔ سرد ہوائیں اُس کے بالوں کو زور زور سے اُڑا رہی تھی مگر وہ یک ٹک تاروں کی چادر میں لپٹے افق کو دیکھنے میں مگن تھی بلکل تنہا تارے اور ان سے بھی تنہا وہ مہتاب جو سب کو روشنی تو دے رہا تھا مگر خود حد درجہ تنہا تھا۔

آسمان سے ہوتی ہوئی اُس کی نظر ہلکی سی نیچے کی طرف جھکی تھی مگر وہ واپس پلٹنا بھول گئی سامنے کا منظر دیکھ اُس کے جسم میں سنسنی دوڑی تھی۔ دماغ کی نسیں اُبھری تھی کیا کچھ سال پہلے ہوا وہ جرم آج پھر ہو گا۔۔ کچھ سال پہلے اِسی طرح جو اُس کا سب سے بڑا خسارہ ہوا تھا کیا اب وہ کسی اور کا بھی ہو گا۔۔ نہیں بلکل نہیں تب تو وہ کچھ نہیں کر پائی تھی تب وہ بے خبر بے بس تھی مگر اب نہیں اب وہ باخبر بھی ہے اور بااختیار بھی اب وہ اپنی جان بھی دے دے گی پر اپنی آنکھوں کے سامنے یہ ہونے نہیں دے گی۔

www.novelsclubb.com

"ڈیم اِٹٹٹٹہہہہ ٹٹٹٹٹ"

وہ اِس قدر زور سے چلائی تھی کہ پیچھے بیٹھے وہ سب ہل کر رہ گئے پیچھے موڑتے ہوئے وہ سارے اپنی جگہوں سے کھڑے ہو کر سامنے دیکھنے لگے جہاں وہ دیوار کو زور سے ہٹ کرے اب سیڑھیوں کی طرف برق رفتاری سے بھاگ رہی تھی۔وہ سارے بھی بنا کچھ بولے اُس کے پیچھے بھاگے۔دو تین سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نوال کو یہ سیڑھیاں اتنی بھاری لگ رہی تھی کہ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ چھلانگ لگا دے۔تیزی سے بھاگتے ہوئے اُس کے تاثرات حد درجہ سخت تھے۔آگے نوال اور پیچھے سب کو بھاگتا دیکھ سارے لوگ اپنا کام چھوڑے اُنھیں دیکھنے لگے۔ماحول میں یک دم تناؤ پیدا ہوا ہر آنکھ تجسس کا شکار فقط نوال پر نظر جمائے ہوئے تھی جس کے تاثرات سخت سے سخت تر ہوتے جا رہے تھے۔۔اُس

کے چار سیڑھی سے چھلانگ لگا کر جیکٹ سے گن نکالنے پر وہاں موجود سب کو سانپ سونگھ گیا جو جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا پر وہ بغیر کسی طرف بھی دیکھے گیٹ کی جانب دوڑی سب کو حیرت میں ڈھال کر ررر۔۔

راز کُھلنے والا تھا سب پر ایک ایسا راز جس سے سب بے خبر تھے جو کُھلنے کے بعد سب کو حیرت میں ڈبونے والا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)